الکتٰب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہٖ

یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ○

ں کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور

ں کو شریک بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوائے رب بنائے اور اگر وہ پھر جائیں تو تم کہو

"گواہ رہو ہم فرمانبردار ہیں" (آل عمران ۳ آیت ۶۳)

عیسائی مشنری

سے

ملاقات

سعید بن وحید (علیگ) بی۔اے

(مبلغ اسلام)

شائع کردہ

دیندار انجمن

این ۱۱۵۔ کورنگی ٹاؤن ۳۔ کراچی ۳۱

(مغربی پاکستان)

الکتٰب تعالوا الیٰ کلمۃ سوآء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ
یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ۝

کتاب اس بات کیطرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور
ں کو شریک بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب بنائے اور اگر وہ پھر جائیں تو تم کہو
"گواہ رہو ہم فرمانبردار ہیں" (آل عمران ۳ آیت ۶۴)

عیسائی مشنری
سے
ملاقات

مرتبہ

سعید بن وحید (علیگ) بی اے
(مبلغ اسلام)

شائع کردہ
دیندار انجمن
این ۱۱۵۔ کورنگی ٹاؤن ۳۴ کراچی ۳۱
(مغربی پاکستان)

عطیہ

چوہدری نیاز الدین نیاز (مرحوم)

۷۸۶

"کہو اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوائے رب بنائے اور اگر وہ پھر جائیں تو تم کہو "گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں" (آل عمران ۳ - آیت ۶۴)

عیسائی مشنری سے ملاقات

مرتبہ

سعید بن وحید (علیگ) بی۔اے

شائع کردہ مبلغ اسلام

دیندار انجمن

این - ۱۱۵ - کورنگی کالونی ۳ کراچی ۳۱

(مغربی پاکستان)

(ھدیہ حسب استطاعت برائے اشاعت اسلام)

بار اوّل دو ہزار (۲۰۰۰)

اِنتساب

ان محسنین کے نام!

جنہوں نے اس خطرناک مشینی دور میں۔ اقوامِ عالم میں تبلیغِ اسلام کے اہم فریضہ کو محسوس کر کے "عیسائی مشنری سے ملاقات" کی اشاعت میں دامے، درمے، قدمے، سخنے، ہم سے تعاون کیا۔

اللہ رب العٰلمین انھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے دِلوں کو باہمی منافرت اور فرقہ واریت سے پاک کر کے غیر مسلموں میں اشاعتِ اسلام کا جذبہ پیدا کرے اور اس عظیم دینی خدمت کے لئے مزید جانی و مالی ایثار کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دُعاگو

فقراء مبلغینِ اسلام۔ دیندار انجمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

آج جب کہ دنیا کے "باخدا" اور "بے خدا" ممالک دو الگ الگ بلاکوں کی شکل میں ایک دوسرے کے مدِ مقابل آگئے ہیں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ "باخدا" ممالک ایک دوسرے کے مذہبی معتقدات کو کما حقّہٗ سمجھ کر زیادہ سے زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں تاکہ باہمی منافرت دور ہو کر ایسی فضا پیدا ہو جائے کہ "مذہبی توحید" پیدا ہو سکے۔

اس لئے ہم "عیسائی مشنری سے ملاقات" شائع کر کے عیسائی مشنریوں اور ان سے متاثرہ ذہنوں سے اسلام سے متعلق شکوک و شبہات دور کر کے ان کے سامنے اصل حقائق رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان میں تلاشِ حق پیدا ہو اور وہ اسلام اور عیسائیت کا تقابلی مطالعہ کر کے اکمل و اتمم دین قبول کر سکیں۔

ساتھ ہی ہم ان مسلمانوں کی آنکھیں بھی کھولنا چاہتے ہیں جو اپنی اولاد

کو صغر سنی ہی میں کونونٹ اسکولوں میں داخل کر کے عیسائی مشنریوں کی تربیت میں دیدیتے ہیں اور قطعاً خوف نہیں کرتے کہ ؎

خشتِ اول چوں نہد معمار کج ۔ تا ثریا می رود دیوار کج

ان سرپرستوں کی اس عظیم لغزش کے نتیجہ میں یہ مسلمان بچے اگر عیسائی نہیں بن جاتے تو مسلمان بھی نہیں رہتے۔ کیونکہ بقول اکبر ؎

مشرقی تو سرِ دشمن کو کچل دیتے ہیں ۔ مغربی اس کی طبیعت کو بدل دیتے ہیں

نتیجہ میں لارڈ میکالے کے وہ الفاظ عملی شکل اختیار کرتے ہیں کہ "ہمارا انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کا واحد مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں ایک ایسا طبقہ خیال پیدا کیا جائے جو رنگ ونسل کے لحاظ سے تو ہندوستانی (پاکستانی) ہو۔ لیکن خیالات کے لحاظ سے بالکل انگریز۔ تاکہ اس واسطہ کے ذریعہ کروڑہا عوام پر حکومت کی جاسکے"۔ لارڈ میکالے (منقول ... ۱۸۹۳ء)

ان بچوں کے اسلامی کلچر، معاشرت اور مذہبی لگاؤ کا رفتہ رفتہ جنازہ نکل جاتا ہے۔ وہ سوچتے ہیں تو انگریز کے ذہن سے، رہتے سہتے ہیں تو انگریز کے نقال بن کر۔

اس لئے ہم ایسے والدین کے قلب وذہن کو جھنجوڑ کر انھیں یہ محسوس کرانا چاہتے ہیں کہ ؎

(اکبر)

کی مسلماں نے ترقی جو فرنگی بن کر ۔ یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلماں کی نہیں

اور اقبال کی زبان میں عرض کرتے ہیں کہ ؎

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

اگر کونونٹ اسکولوں کی ظاہرہ صفائی، تنظم وضبط اور طریقۂ تعلیم پر آپ کا دل ریجھتا ہے تو آج اللہ نے آپ کو اتنی طاقت اور دولت عطا کر دی ہے کہ آپ خود اس قسم کے اسلامی اسکول اپنی سرپرستی میں چلا کر اپنے بچوں کو بہترین اسلامی کردار کے ساتھ ساتھ جدید علوم وفنون سے ہر طرح مزین کر سکتے ہیں۔ اگر اب بھی روش نہ بدلی گئی تو ؎

پانی پانی کر گئی مجھکو قلندر کی یہ بات
تو جھکا گر غیر کے آگے تو تن تیرا نہ من

(اقبال)

الداعیان الی الخیر
فقراء

مبلغین اسلام۔ دیندار انجمن
پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۱۶/۱۲۵ (النحل)

اپنے رب کے رستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ سے بلاؤ اور انکے ساتھ اس طریق پر بحث کرو جو نہایت عمدہ ہو تیرا رب سے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے گمراہ ہوا اور سیدھی راہ پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔

تفصیلِ مُلاقات

(اِس گفتگو کی اشاعت سے ہمارا مقصد گذارشِ احوالِ واقعی ہے کسی کی ذاتیات سے بحث کرنا قطعاً ہمارا مقصود نہیں اس لیے ہم پادری صاحب کا نام، مقام اور تاریخ ملاقات وغیرہ کا تذکرہ کیے بغیر موصوف کا صرف اپنا تعارف کرا دینا کافی سمجھتے ہیں کہ موصوف پاکستان میں کام کرنیوالی عیسائی مشنری کے ان اہم اراکین میں سے ہیں جنکے بل بوتے پر یہاں کا عیسائی مشن چل رہا ہے۔)

ہم پادری صاحب کے بنگلہ پہنچے ہی تھے کہ موصوف آئینہ میں ہمارا عکس

دیکھکر باہر تشریف لائے اور سوال کیا۔

"آپ لوگ کون ہیں! اور یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟

ہم نے کہا "ہم فقراء مبلغین اسلام ہیں آپ سے تبادلۂ خیالات کرنے آئے ہیں"

یہ سن کر موصوف کچھ سوچ میں پڑ گئے۔ ہم نے سلسلۂ گفتگو قائم رکھتے ہوئے

ان سے سوال کیا۔

"پادری صاحب! آپ کہاں کے رہنے والے ہیں اور پاکستان میں

کب سے تشریف رکھتے ہیں؟"

کہنے لگے "میں ہالینڈ کا رہنے والا ہوں اور دس سال سے یہاں

کام کر رہا ہوں۔"

ہم نے پوچھا "کیا آپ نے اردو یہیں آکر سیکھی ہے؟"

کہنے لگے "ہم لوگ اردو نہ سیکھیں تو یہاں کام کس طرح کر سکتے ہیں"

ہم نے کہا "تو پھر ہمیں کچھ وقت دیجئے کہ تبادلۂ خیالات کر سکیں"

اس پر موصوف مسکرائے اور ملاقاتی کمرہ کھول کر ہمیں شاندار صوفوں

پر لے جا کر بٹھا دیا۔ پھر بیٹھتے ہی سوال کیا "آپ کون ہیں؟" ہم نے کہا

"مسلمان" کہنے لگے "مسلمان تو ہیں لیکن شیعہ ہیں، سنی ہیں، قادیانی ہیں

کون ہیں؟"

ہم نے کہا کہ "ہم صرف مسلمان ہیں"

اس پر موصوف نے پھر وہی جملہ دہرایا کہ آپ مسلمان تو ہیں لیکن یہ بھی تو فرمائیے کہ سُنّی ہیں، شیعہ ہیں، قادیانی ہیں کون ہیں ؟"

ہم نے پھر سادگی سے جواب دیا کہ "ہم صرف مسلمان ہیں"

اس پر وہ حیرت سے ہمیں تکنے لگے تو ہم نے پوچھا

"پادری صاحب! کیا رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ، پریس بیٹیرین سیونتھ ڈے ایڈونٹیسٹ، میتھوڈسٹس، جیہوا وٹنیسز چرچ آف انگلینڈ، چرچ آف اسکاٹ لینڈ وغیرہ عیسائی فرقے عیسائی نہیں ہیں ؟"

کہنے لگے "ہاں عیسائی تو ہیں۔"

ہم نے کہا "پھر ہمارے اس جواب پر آپ کو تعجب کیوں ہے ؟ ہم مسلمان ہیں اور ہر کلمہ گو اہلِ قبلہ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔"

اس پر پادری صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ "پھر آپ عجیب وغریب مسلمان ہیں۔" پھر صاحب موصوف نے پوچھا "آپ مجھ سے کیوں ملنے آئے ہیں؟"

ہم نے کہا "ہم آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ عیسائیت میں وہ کون سا کمال ہے جس کی تبلیغ کے لئے آپ ہزاروں میل کا سفر کرکے یہاں تشریف لائے ہیں۔"

پادری صاحب کہنے لگے "ہم یسوع مسیح کو لائے ہیں۔"

ہم نے کہا " وہ تو ہمارے پاس پہلے ہی سے موجود ہیں" ہم انھیں حسبِ ایمائے قرآن کریم وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ (پ۳ آل عمران) مانتے ہیں اور انھیں مقربین بارگاہِ الٰہی اور اولوالعزم نبیوں میں شمار کرتے ہیں۔ اگر آپ بھی ہمارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں تو نہ آپس کا کوئی جھگڑا باقی رہے اور نہ تبلیغِ عیسائیت کے لئے آپ کو ہزارہا میل کی مسافت کی صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔"

پادری صاحب چونک کر بولے "نہیں نہیں آپ کے پاس نبی ہیں ہمارے پاس خدا کا بیٹا ہے ہم بیٹے کے مقابلہ میں نبی کو کیسے قبول کرلیں!"

ہم نے کہا "پادری صاحب! آپ لوگ بھی عجیب عقائد رکھتے ہیں ایک طرف آپ یسوع کو "خدا کا بیٹا"، "سچا خدا"، "سچا آدمی" اور "الٰہی عزت کے لائق"، تسلیم کرتے ہیں دوسری طرف آپ کی بائبل انھیں ناپاک، گناہ گار اور ملعون قرار دیتی ہے اور ان کی نانیوں، دادیوں کو زانیہ اور کسی اور اجداد کو زانی اور عیاش ثابت کرتی ہے۔ (نعوذ باللہ) اور ان سے پیدا ہونے والے "ولدالزنا"، کو ان کے شجرۂ نسب میں شامل کرتی ہے۔"

پادری صاحب نے گھبرا کر پوچھا "بائبل میں یہ سب کہاں لکھا ہے؟"

ہم نے کہا "آپ تسلیم کرتے ہیں کہ یسوع مسیح۔ بی بی مریم سے پیدا ہوئے اور بائبل کا فتویٰ ہے کہ "وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر

پاک ہو سکتا ہے" (ایوب۔ باب ۲۵۔ آیت ۴) اس فتوے کے لحاظ سے یسوع بھی "ناپاک" ٹھہرتے ہیں۔

دوسری جگہ بائبل کہتی ہے کہ "گناہ کی وجہ سے عورت کو یہ سزا ملی کہ وہ درد کے ساتھ بچے جنے گی" (پیدائش۔ باب ۳۔ آیت ۱۶) چوں کہ بی بی مریم کو بھی یسوع مسیح کی پیدائش کے وقت دردِ زہ کی شدید تکلیف ہوئی۔ اس لئے بائبل کی رو سے بی بی مریم بھی "گناہگار" ثابت ہوئیں۔ کیونکہ انھوں نے بھی "درد" کے ساتھ بچہ جنا"

کیتھولک کلیسا کی عقائد کی مشہور کتاب "مسیحی تعلیم" میں عیسائیت کا یہ عقیدہ درج ہے کہ:۔

"آدم وحوا دونوں نے مغروری اور نافرمانی کا گناہ کیا اور وہ پشت در پشت ہماری ذات میں رہتا ہے اور ٹھیک اصلی گناہ کہلاتا ہے" اس عقیدہ کی رو سے بھی یسوع اور انکی والدہ مریم "ٹھیک اصلی گناہگار" ٹھہرتے ہیں۔

نیز چاروں انجیلوں نے اعتراف کیا ہے کہ یسوع مسیح نے سولی پر جان دی اور بائبل کا فتویٰ ہے کہ

"ملعون ہے وہ شخص جو سولی پر لٹکتا ہے" (گلتیون باب ۳۔ آیت ۱۳)

"وہ جو صلیب پر لٹکایا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے" (استثنا باب ۲۱۔ آیت ۲۳)

پس جب یہ تسلیم کر لیا گیا کہ یسوع نے سولی پر جان دی تو بائبل کی رُو سے وہ "ملعون" ٹھہرتے ہیں۔ اب آپ ہی فرمایئے کہ جسے آپ خدا کا بیٹا کہتے ہیں اُسے بائبل "ناپاک، گناہگار اور ملعون" قرار دیتی ہے یا نہیں!

مزید برآں مرقس کی انجیل میں خود یسوع بھی اپنا نیک ہونا تسلیم نہیں کرتے چنانچہ ایک شخص نے جب یسوع سے سوال کیا کہ "اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوں؟" تو یسوع نے جواب دیا۔

"تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا"۔

(مرقس باب ۱۰ آیت ۱۸)

اب یسوع کی نانیوں دادیوں اور اجداد پر لگائے ہوئے بائبل کے ذلیل بہتانات سنیئے۔

انجیل متی نے یسوع کا شجرہ نسب اسطرح دیا ہے:۔

ابراہام سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب پیدا ہوا اور یعقوب سے "یہوداہ" اور اس کے بھائی پیدا ہوئے اور یہوداہ سے فارص اور زارح۔ تمر سے پیدا ہوئے اور فارص سے حصرون پیدا ہوا اور حصرون سے رام پیدا ہوا اور رام سے عمینداب پیدا ہوا اور عمینداب سے نحسون پیدا ہوا اور نحسون سے سلمون پیدا ہوا اور سلمون سے بوعز "راحب" سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید رُوت سے پیدا ہوا اور عوبید

سے لیبی پیدا ہوا اور لیبی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا۔ اور داؤد سے سلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی۔ اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا.......... اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا یہ اُس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔

(متی باب ۱ آیات ۱ تا ۱۶)

اس شجرۂ نسب میں یعقوب سے یہوواہ اس وقت پیدا ہوا جب دو سگی بہنیں اس کے نکاح میں تھیں۔ (پیدائش باب ۲۹ آیت ۳۵) تمر، یہوداہ کے پہلوٹھے بیٹے عیر کی بیوی تھی۔ عیر کے مرنے کے بعد جب تمر طویل بیوگی سے پریشان ہو گئی تو اس نے بڑی چالاکی سے یہوواہ سے اپنے ساتھ زنا کرایا جس سے ولدالزنا فارص اور زارح توام پیدا ہوئے (پیدائش باب ۳۸) راحب کسبی تھی (یشوع باب ۲ آیت ۲۵) عوبید کی ماں رُوت نے اپنی ساس نعومی کے مشورہ سے بوعز سے زنا کرانے کے پورے پورے جتن کئے۔ عوبید اسی رُوت کے بطن سے پیدا ہوا جس سے لیبی پیدا ہو کر یسوع کا سلسلہ نسب آگے بڑھا۔ (رُوت باب ۳-۴) داؤد نے اوریاہ کی بیوی سے زنا کیا اور اس کے شوہر کو قتل کروا دیا اسی اوریاہ کی بیوی سے سلیمان پیدا ہوا (۲-سموئیل باب ۱۱ آیت ۴)

کہیے پادری صاحب متی نے یسوع کا کیسا عمدہ شجرۂ نسب دیا ہے اور بائبل نے انکے کیا شاندار کارنامے گنائے ہیں! اگر عیسائیت صرف اسی

نکتہ پر غور کرلے تو مارے شرم کے پانی پانی ہو جائے۔

پادری صاحب کے منہ میں دہی جم گیا تو ہم نے بات کا رُخ بدلنے کے لئے ان سے دوسرا سوال کیا کہ

"پادری صاحب! آخر مسیحیت میں وہ کون سی خوبی ہے جو اسلام میں نہیں ہے؟"

پادری صاحب کے دم میں دم آیا اور وہ سنبھال لے کر بولے "آپ کے پاس توحید ہے ہمارے پاس تثلیث ہے۔ ہم، باپ بیٹا، روح القدس کا عظیم عقیدہ رکھتے ہیں"

ہم نے کہا پادری صاحب یسوع مسیح نے تو فرمایا تھا کہ:۔

"خداوند۔ ہمارا خدا۔ ایک ہی خداوند ہے" (مرقس باب ۱۲-آیت ۳۰)

"لیکن آپ لوگوں نے زبردستی اس سیدھی سادی توحید کو تثلیث کی بھول بھلیوں میں الجھا دیا اور شہنشاہ کونسٹنٹائن نے ۳۲۵ءمیں کونسل آف نیسس (نیقیا کی کونسل) کی صدارت کرتے ہوئے مسیحی مذہب میں مسئلہ تثلیث کو بنیادی اصول مانے جانے کا حکم صادر کیا (واچ ٹاور بائبل سوسائٹی کے صدر کی تقریر ۱۹۴۲ء اور انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کا مضمون ... تاریخ کلیسا) سب سے پہلے "سینٹ پال" نے یسوع کو "ابن اللہ" کا مرتبہ دیا (انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کے چودھویں ایڈیشن میں ڈیوڈ چارلس انڈرسن اسکاٹ کا مضمون یسوع مسیح)

"عقیدۂ تثلیث کا فکری سانچہ یونانی ہے۔ اور یہودی تعلیمات اس میں ڈھالی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہمارے (عیسائیوں کے) لئے ایک عجیب قسم کا مرکب ہے مذہبی خیالات بائبل کے اور ڈھلے ہوئے ایک اجنبی فلسفہ کی صورتوں میں۔ باپ، بیٹا، روح القدس کی اصطلاحیں یہودی ذرائع کی بہم پہنچائی ہوئی ہیں"۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مضمون "مسیحیت") تثلیث کا یہ عقیدہ عجیب غیر معقول انداز میں گڑھا گیا ہے:۔

"خدا میں تین شخص ہیں۔ باپ، بیٹا، روح القدس، خدا اس پاک تثلیث کا پہلا شخص ہے جو بیٹے اور روح القدس کا شروع ہے یہ تینوں شخص آپس میں بالکل برابر ہیں ان میں کچھ فرق نہیں۔ اس لئے تینوں شخص یکساں الٰہی عزت کے لائق ہیں۔ یسوع مسیح سچا خدا اور سچا آدمی بھی ہے۔ اور مقدسہ مریم سچ مچ خدا کی ماں بنی۔ باپ خاص کر قادر مطلق اس لئے نہیں کہلاتا کہ وہ زیادہ قدرت والا ہے بلکہ اس لئے کہ پاک نوشتوں میں۔ قدرت باپ کی دانائی بیٹے کی اور پاکیزگی رُوح القدس کی۔ کہلاتی ہے" (مسیحی تعلیم باب "پاک تثلیث" صفحہ ۱۹ تا ۲۷۔ شائع کردہ پنجاب ورنیکلر کاتھولک ٹریکٹ سوسائٹی، کچہری روڈ۔ انارکلی۔ لاہور۔)

پھر لطف یہ ہے کہ جب سوال کیا جاتا ہے کہ "کیا ہم سمجھ سکتے ہیں کہ خدا میں تین شخص کس طرح ہیں؟"

تو جواب ملتا ہے کہ "ہم ٹھیک نہیں سمجھ سکتے کیونکہ ایمان کا یہ ایک بھید ہے" (مسیحی تعلیم ص۲)

پادری صاحب یہ بھی عجیب منطق ہے کہ اقنوم ثلاثہ کا ایک غیر معقول عقیدہ گڑھ لیا گیا اور جب دلیل کی نوبت آئی تو اندھا معتقدانہ انداز اختیار کر کے کہہ دیا گیا کہ

"ہم ٹھیک نہیں سمجھ سکتے کیوں کہ ایمان کا یہ ایک بھید ہے"

اس پر پادری صاحب فوراً سنبھل کر بولے

"آپ میں بھی تو دو شخص ہیں پھر خدا میں تین شخص کیوں نہیں ہو سکتے!"

ہم نے پوچھا "ہم میں دو شخص کس طرح ہیں؟"

کہنے لگے "ایک آپ کی روح دوسرا آپ کا جسم"

ہم نے کہا "پادری صاحب! ہم دو نہیں ہیں، صرف ایک ہیں۔ جسم ہماری سواری ہے جسے آپ دوسرا شخص سمجھ بیٹھے ہیں، خود یسوع مسیح کے متعلق آپ ہی کا عقیدہ ہے کہ اس میں دو ذاتیں ہیں "الٰہی ذات" اور "انسانی ذات" لیکن آپ یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع مسیح میں دو شخص نہیں صرف ایک ہی شخص ہے یعنی "الٰہی شخص" (مسیحی تعلیم ص۲۶)

پس جب مسیح دو صفات رکھنے کے باوجود ایک ذات ہو سکتی ہے تو پھر اللہ رب العالمین کی ذات کئی صفات کی حامل ہونے کے باوجود ایک اور

صرف ایک کیوں نہیں ہو سکتی؟ اس توحید کو تثلیث میں تقسیم کرنا کون سی دانشمندی ہے!"

ہمارے اس جواب پر پادری صاحب خاموش ہو گئے تو ہم نے ایک اور سوال کیا کہ

"پادری صاحب آپ کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح یعنی خدا کے بیٹے کو سولی دے دی گئی۔ اور مقدس مریم یعنی آپ کے عقیدہ کے مطابق "سچ مچ خدا کی ماں" (مسیحی تعلیم ص۲۹) انتقال کر گئیں تو فرمایئے کہ اب اکیلا خدا بندوں کے کیا کام آئے گا"!

پادری صاحب بے ساختہ بولے "یہ تو کوئی بات نہیں"

ہم نے کہا "بات تو بڑی اہم ہے بشرطیکہ آپ معقولیت سے غور کریں"

پادری صاحب نے چپ سادھ لی تو ہم نے ان سے ایک اور سوال کیا کہ

"پادری صاحب! اس وقت جو انجیل آپ کے پاس ہے کیا اسے خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب تسلیم کیا جا سکتا ہے؟"

پادری صاحب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے "آپ کے قرآن میں لکھا ہے کہ انجیل سچی کتاب ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ اور آپ اسے خدا کی کتاب نہیں مانتے ہے"

ہم نے کہا "پادری صاحب! قرآن حکیم اس انجیل کی تصدیق کرتا ہے

جو عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی نہ کہ کلیسا کی اس "من گھڑت" کی جو آپ لئے پھرتے ہیں"
وہ ترش کر بولے "یہ تو کوئی بات نہیں"

ہم نے کہا "یہ بات تو بڑی اہم ہے بشرطیکہ آپ غور کریں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج دنیا میں کہیں اصل انجیل موجود نہیں۔ خود عیسائی محققین بھی بار بار اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ مسیحی اشاعت خانہ پرس ۳۶ فیروز پور روڈ لاہور سے ایک پمفلٹ "غلط فہمی" کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں مسلمانوں کے اس اعتراض کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ "بائبل اور انجیل میں تحریف ہو گئی اور اصلی بائبل نہیں رہی" مگر لطف یہ ہے کہ انھوں نے اپنے جواب سے خود ہی اس الزام کو صحیح ثابت کر دیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:۔۔۔

"۔۔۔۔۔ بائبل اپنی اصلی اور ابتدائی زبانوں عبرانی (پرانا عہد نامہ) اور یونانی (نیا عہد نامہ) میں ٹھیک وہی خدا کا کلام ہے جو آج کے دن تک ہر زیر بہ زبر تک کی غلطی اور تبدیلی سے مبرا ہے (ص ۱)۔۔۔۔۔ ہر شخص جسے سفر کا مقدور ہو مغرب کے ان عجائب خانوں میں جا کر ان قدیم نسخوں کو دیکھ سکتا ہے جہاں بڑی احتیاط کے ساتھ یہ محفوظ ہیں ذیل میں ان نسخوں میں سے چند کا جو نہایت مشہور ہیں ہم ذکر کرتے ہیں (ص ۶)

الف:۔ نسخہ اسکندریہ جو لندن کے برٹش میوزیم میں محفوظ ہے پانچویں صدی مسیحی کے وسط میں (۴۵۲ء) میں یعنی سنہ ہجری سے ۱۷۰ سال

قبل یہ نسخہ نقل کیا گیا۔

ب:۔ نسخہ سینائی۔ یہ نسخہ بھی برٹش میوزیم میں ہے سنہ ۱۹۳۳ء میں ایک لاکھ پونڈ یعنی قریب پندرہ لاکھ روپے سے یہ نسخہ خریدا گیا تھا چوتھی صدی عیسوی کے وسط میں یعنی سنہ ہجری سے ۲۷۰ سال قبل یہ نقل کیا گیا تھا۔ یہ نسخہ کوہ سینا سے ملا۔

ج:۔ وطیقانی نسخہ۔ شہر روم کے لکبرٹی کے پوپ کے کتب خانہ وطیقن میں موجود ہے چوتھی صدی کے آغاز میں یعنی سنہ ہجری سے ۳۰۰ سال پیشتر کی یہ نقل ہے۔

یہ نسخے ایک پائدار قرطاس پر لکھے ہوئے ہیں جو چمڑے سے بنائے جاتے تھے اور دُنیا کے علماء جو فنِ آثارِ قدیمہ میں ماہر ہیں انکی قدامت پر متفق الرائے ہیں۔ یہ نسخے کم از کم اتنے قدیم تو ضرور ہیں جتنا ہم نے بیان کیا ہے اور ممکن ہے اس سے بھی زیادہ پرانے ہوں۔

اگرچہ عہد قدیم کا سب سے پرانا عبرانی نسخہ جس میں توریت، زبور اور دیگر صحف انبیاء بنی اسرائیل شامل ہیں نویں صدی عیسوی کا ہے لیکن علماء کی متفقہ رائے یہ ہے کہ مروّجہ عبرانی نسخے سنہ ۱۰۰ء سے بلا کسی لفظی تغیّر و تبدّل کے متواتر نقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ عہدِ قدیم کے پرانے یونانی نسخہ کا جو سپٹواجنٹ کہلاتا ہے سنہ ۲۸۵ ق م اور سنہ ۲۴۶ ق م

کے درمیان عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ یعنی یہ ترجمہ سنہ ہجری سے ۸ سو سال قبل کا ہے۔......... (صفحہ)

اس پمفلٹ میں بائبل میں تحریف کا جواب نہایت خوبصورتی سے دینے کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی یہ اعتراف کرنا پڑا ہے کہ زیادہ سے زیادہ پرانا نسخہ چوتھی صدی عیسوی کا ہے اور وہ بھی فن آثار قدیمہ کے ماہرین کی رائے ہے " نہ کہ کوئی حتمی ثبوت۔ ہے آگے چل کر جب یہ اعتراف کرنا پڑا ہے کہ اگرچہ عہد قدیم کا سب سے پرانا عبرانی نسخہ جس میں توریت، زبور اور دیگر صحف انبیاء بنی اسرائیل شامل ہیں نویں صدی عیسوی کا ہے۔ تو فوراً چالاکی سے "لیکن" اور "تشریح تو یہ ہے" کے الفاظ کے حسین نقاب سے اس حقیقت کو چھپا کر من گھڑت دعوے ٹھوس دیتے ہیں لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ ؎

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر تو خوں پکارے گا آستیں کا

باوجود انتہائی زور لگانے کے زیادہ سے زیادہ سنہ۳۵۰ء کا نسخہ ثابت کیا جا سکا۔ یعنی عیسیٰؑ کے بعد سو سال تک کوئی نسخہ موجود نہ تھا سو سال بعد جو کچھ لکھا گیا اس میں کیا کچھ بگاڑ نہ ہوا ہوگا عقلِ سلیم خود اندازہ لگا سکتی ہے۔

دراصل اس پمفلٹ سے اصل الزام کا تو کیا خاک جواب دیا جا سکتا صرف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ چونکہ یہ نسخے ظہور اسلام سے پہلے موجود تھے اور قرآن حکیم نے ان میں ہدایت اور نور کا ہونا تسلیم کیا ہے (مائدہ ﷺ) اس لیے

یہ سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی رد و بدل ہوئی ہوتی تو قرآن اسے ہدایت و نور تسلیم نہ کرتا۔ یہ بھی شاطرانہ دلیل ہے ورنہ دوسری جگہ قرآن حکیم نے صاف صاف فرمایا ہے کہ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (بقرہ ۲/۷۵) یعنی یہ لوگ اپنی کتابوں میں جان بوجھ کر تحریف کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم نے ان کتابوں میں تحریف کے ساتھ ساتھ یہ تسلیم کیا ہے کہ باوجود اس تحریف کے اب بھی ان کتابوں میں ہدایت و نور موجود ہے اگر اہل کتاب ان پر عمل کریں تو راہ پا سکتے ہیں۔ خصوصاً حضور منبع انوار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق صاف صاف پیشگوئیاں اور ان کو مان لینے کی ہدایات (جیسا کہ ہم آگے چل کر ثابت کریں گے) اب بھی ان میں موجود ہیں۔ جن پر غور کر کے انھیں اکمل و اتمم دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت ملتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اسے قبول کریں۔

قرآن حکیم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ان میں ہدایت و نور کا ہونا تسلیم کیا تھا لیکن ساتھ ہی صاف صاف کہہ دیا تھا کہ "وہ لوگ بے شبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم خدا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں تیسرا ہے" (سورۃ مائدہ ۵ آیات ۷۲-۷۳)

اب جو مسلسل تحریف بائبل میں ہو رہی ہے اس کے متعلق بائبل کے مشہور مفسر پادری ڈملو صاحب لکھتے ہیں:۔

"پچھلی صدیوں میں ہم مقدس الفاظ کی حفاظت میں وہ احتیاط کا خیال

نہیں پاتے جو عہد نامۂ قدیم کے پہنچانے میں پایا جاتا ہے ایک نسخہ کا نقل کرنے والا بعض وقت وہ الفاظ درج نہ کرتا تھا جو اصل عبارت میں موجود ہوتے تھے بلکہ وہ درج کر دیتا جو اس کے خیال میں ہونے چاہیئے تھے وہ ایک ناقابل اعتبار حافظہ پر بھروسہ کرتا یا بعض وقت اصل عبارت کو بدل کر اس فرقہ کے خیالات کے مطابق کر دیتا جس میں وہ خود ہوتا۔ ابتدائی عیسائی بزرگوں کی عبارات اور حوالہ جات کے علاوہ قریباً چار ہزار نسخے عہد نامہ کے یونانی نسخے موجود ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اختلاف عبارات بہت زیادہ ہے۔"

دوسرے عیسائی محقق پادری نارمن ونسنٹ پیل کہتے ہیں کہ :- میں بڑے دکھ کے ساتھ مگر تمام خلوص دل سے اپنی یہ رائے پیش کرتا ہوں کہ بیسویں صدی کا پھر آنے والا مسیح کئی ایک چرچوں میں اپنی تعلیم کو بڑی مشکل سے پہچان پائے گا اُسے اپنے سیدھے اور آسان پیغام کو اس سرد اور غیر ضروری انسانی تعلیم میں سے ڈھونڈ نکالنے میں کافی پریشانی ہوگی جو اُس زبردست اور زندگی بدل دینے والی طاقت یعنی مسیحیت کی جگہ پیش ہوتی ہے۔" (کاسموپولیٹن دسمبر ۱۹۵۸ء)

پادری صاحب آپ ہی فرمائیے کہ اس کثرت سے تحریف کا شکار ہونے والی کتابوں کی نزولِ قرآن کے بعد سے اب تک کیا گت نہ بن چکی ہوگی۔ اسکے باوجود اگر بالفرض موجودہ بائبل کو عبرانی اور یونانی قدیم نسخوں (جنکے اصلی ہونے کی کوئی سند نہیں) کا من وعن ترجمہ بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی یہ انسانی

ترجمہ خدائی کلام کیوں کر ہو سکتا ہے ؟ یہ تمام انجیلیں بعد کے لوگوں کی ذہنی تخلیق ہیں اور ان میں بھی وقتاً فوقتاً عیسائی کلیسا کچھ نہ کچھ ترمیم و تنسیخ کرتا رہتا ہے چنانچہ کیتھولک ٹرتھ سوسائٹی کی لاہور سے شائع کردہ مسیحی تعلیم میں عیسائیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ "اس بائبل کا مطالعہ نہ کریں جو کلیسا کی منظوری کے بغیر چھاپی جاتی ہے۔ (مسیحی تعلیم صفحہ ۱۵-۱۶) کیونکہ اس میں اکثر ایسی غلطیاں ہوتی ہیں جو کہ کیتھولک ایمان کو نقصان پہنچاتی ہیں"، یہ ہدایات بذاتِ خود بائبل میں ہونے والی عظیم تحریفات کا بیّن ثبوت ہیں۔

اس دلیل کا جب پادری صاحب سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا تو عقیدتمندانہ انداز اختیار کر کے فرمانے لگے۔

"یہ پاک نوشتے، پاک رسولوں نے، پاک روح سے علم پاکر لکھے ہیں"

ہم نے بھی شفقت آمیز لہجے میں عرض کیا "پادری صاحب اگر ایسا ہوتا تو بڑی خوش نصیبی تھی لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ خود انجیل کے مصنفین نے اعتراف کیا ہے کہ یہ ان کی اپنی تصنیف ہے۔ چنانچہ لوقا لکھتا ہے :-

"چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں۔ انھوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیُفلس! میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت

کرکے تیرے لئے ترتیب سے لکھوں" (لوقا باب ۱ آیت ۱ تا ۴)

یوحنا لکھتا ہے :-

"اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔

(یوحنا باب ۲۱- آیت ۲۵)

ان دونوں بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ لوقا کی انجیل اس کی اپنی تصنیف ہے بلکہ یہ کہ وہ خود یسوع کا حواری بھی نہ تھا۔ اس نے جو کچھ لکھا اوروں سے سنکر لکھا۔ دوسری طرف یوحنا اپنی انجیل کو یسوع کی محض سوانح عمری قرار دیتا ہے۔ اور وہ بھی اتنی مختصر کہ بقول اس کے اگر یسوع کے حالات کی مکمل تاریخ مدون کی جاتی تو اسکے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی"

اب پادری صاحب سے صبر نہ ہو سکا اور وہ طیش میں آکر بولے۔

"آپ کے قرآن پر بھی تو اعتراض کیا جا سکتا ہے"

ہم نے کہا "پادری صاحب! اسلام سے متعلق آپ کے ذہن میں جو بھی اعتراض ہو شوق سے کیجئے ہم انشاءاللہ آپ کے جملہ شکوک دور کر دیں گے۔ ہمیں آپ کے کسی اعتراض پر غصہ نہیں آئے گا کیونکہ ہم اس ڈاکٹر کی طرح ہیں جسے مرض سے دشمنی ہوتی ہے اور مریض سے محبت"

ان جملوں پر پادری صاحب سنبھل کر بیٹھ گئے اور جرأت مندانہ

انداز میں بولے :-

"مصر میں جاکر دیکھو۔ لکھا ہے کہ یہ قرآن وہ قرآن ہی نہیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا تھا"

ہم نے کہا: "پادری صاحب! آپ جیسے ذمہ دار آدمی کی زبان سے ایسے نامعقول اعتراض کی ہمیں اُمید نہ تھی۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کے خداوند یسوع کے متعلق خود آپ کے یورپ کے کئی مفکرین یہاں تک لکھ چکے ہیں کہ یسوع مسیح محض ایک فرضی شخصیت ہے اسکا تاریخ میں کہیں وجود ہی نہیں"

پادری صاحب چڑ کر بولے "ایسا لکھنے والا عیسائی نہیں ہو سکتا"

ہم نے بھی مؤدبانہ عرض کیا کہ "کیا قرآن حکیم کے متعلق ویسا لکھنے والا مسلمان ہو سکتا ہے؟"

اس جواب پر وہ کھسیانی ہنسی ہنس کر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "محترم پادری صاحب! نزول قرآن کے وقت روما میں عیسائیوں کی عظیم سلطنت قائم تھی اور خود پیغمبر اسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد کے ہاتھوں نامہ مبارک بھیجکر شہنشاہ روم ہرقل اعظم کو دعوتِ اسلام دی تھی۔ اس وقت شہنشاہ اور رعایا سب نے قرآن حکیم کے ایک ایک لفظ کو داعی اسلام رسولِ اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ اللہ کا کلام تسلیم کیا اور آج تک کسی عیسائی محقق کی جرأت نہ ہو سکی کہ قرآن حکیم میں

ایک حرف کی تحریف بھی ثابت کر سکتا۔ اس بیّن ثبوت کے باوجود آپ کا یہ الزام کہ "یہ قرآن وہ قرآن ہی نہیں جو نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ کہاں تک حق بہ جانب ہے آپ انجیل میں تحریف کو چھپانے کے لئے قرآن حکیم پر تحریف کا زبردستی الزام لگا کر حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔"

پادری صاحب خاموش ہو کر گہری سوچ میں پڑ گئے۔ ہم نے پھر ایک سوال کر کے اس سکوت کو توڑ دیا۔ ہم نے کہا۔

"پادری صاحب اگر مختلف کھانے میز پر چن کر آپ سے کہا جائے کہ انھیں نوش کیجئے لیکن احتیاط سے کھایئے ممکن ہے ان میں سے بعض میں زہر مل گیا ہو تو آپ کون سا کھانا کھائیں گے اور کون سا چھوڑ دیں گے!"

انھوں نے کہا "اس صورت میں تو میں کچھ بھی نہیں کھاؤں گا"

ہم نے کہا "پھر مذہبی دستر خوان سے آپ کیسے بلا سوچے سمجھے سب کچھ کھا جاتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ آسمانی دستر خوان کے متبرک نام سے جو کھانے آپ کو پیش کئے گئے ہیں آپ اُن میں سے وہ کھا لیں جن میں انسانی تحریف کا زہر ملا ہوا ہے اور بجائے ہدایت پانے کے گمراہی کی راہ اختیار کر لیں۔"

پادری صاحب بے دلیل ہو کر بولے "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے پاس اصل انجیل ہے"

ہم نے کہا "پادری صاحب! ضد اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج نہیں

ورنہ آپ ہی غور کیجئے کہ عیسیٰؑ پر نازل شدہ انجیل میں عیسیٰؑ کی موت اور بعد از موت کی تفصیلات کہاں سے آگئیں۔ پھر ایک انجیل کی چار انجیلیں کیسے بن گئیں اور جب یہ چار بھی باقی سینکڑوں انجیلوں کو رد کر کے چُنی گئی ہیں، تو اس چناؤ کی کیا ضمانت پھر ان چاروں میں بھی، باپ، بیٹا، روح القدس کی غیر معقول تعلیم کہاں دی گئی ہے؟ ہر انجیل عیسیٰؑ کو محض اللہ کا نبی کہتی ہے۔ ان چاروں انجیلوں میں بھی انتہائی بنیادی امور کی تفصیلات تک میں شدید اختلاف ہے۔ چنانچہ یسوع کے سولی پر چڑھائے جانے کے واقعہ ہی کو لیجئے۔ چاروں انجیلوں کے کتنے متضاد بیانات ہیں۔

(۱) "پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر دم دے دیا" (مرقس۔ باب ۱۵، آیت ۳۷)

(۲) "پھر یسوع نے بڑی آواز سے پکار کر کہا۔ اے باپ! میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر دم دیدیا" (لوقا باب ۲۳۔ آیت ۴۶)

(۳) "پھر یسوع نے وہ سرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دیدی"

(یوحنا۔ باب ۱۹۔ آیت ۳۰)

(۴) "اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ایلی ایلی لِمَا شَبَقتَنِی؟ یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ .... یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔"

(متی باب ۲۷۔ آیات۔ ۴۶ تا ۵۰)

مرقس کے بیان کے مطابق یسوع نے واویلا کرتے ہوئے جان دی۔ لوقا کہتا ہے کہ اس نے خوشی سے موت کو لبیک کہتے ہوئے جان، جان آفریں کے سپرد کی۔ یوحنا یسوع کا مایوسی کے عالم میں دم توڑنا بیان کرتا ہے اور متّی کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع نے سولی کا پھندا دیکھ کر چلا چلا کر خدا کی بے وفائی کا شکوہ کرتے ہوئے جان دی۔" یہ ایک برگزیدہ ہستی کی کتنی بڑی توہین ہے کہ ایک طرف انہیں نبی ہی نہیں بلکہ خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے دوسری طرف انہیں اتنا گرا دیا جاتا ہے کہ وہ رفیقِ اعلیٰ کی طرف انتقال کرتے ہوئے چلا کر اس کی بے وفائی کا شکوہ کرتے ہیں۔

پادری صاحب ڈھٹائی سے بولے "ایسا ہو سکتا ہے کیوں کہ انسان کبھی خوش ہوتا ہے کبھی رنجیدہ ہوتا ہے"

ہم نے کہا "پادری صاحب! معقولیت سے نہ ہٹیے۔ ایک ہی وقت کے واقعہ کی چاروں انجیلوں نے نہ صرف متضاد تفصیلات پیش کی ہیں بلکہ عیسیٰؑ جیسے برگزیدہ نبی کی زبان سے موت کے وقت خلاّق عالم کا شکوہ کرا کے ان کی شان میں سخت گستاخی کی ہے"۔ پھر ہم نے کہا۔

"پادری صاحب! یہ تو سولی پر چڑھائے جانے کا حال ہوا اب ولادت کا مسئلہ لیجیے۔ اس کی تو ان انجیلوں نے اور بھی مٹی پلید کر دی ہے۔ یوحنا اور مرقس نے تو سرے سے یسوع کی ولادت کا تذکرہ ہی نہیں کیا حالانکہ اس اہم مسئلہ

کو جس پر عیسائیت کی بنیاد ہے ان کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے تھا متی اور لوقا نے ذکر بھی کیا تو یسوع کے ایسے شجرہ ہائے نسب لکھ دیئے جن میں شدید اختلاف ہے۔ چنانچہ

(ا) متی باب ۱ آیت ۱۶ میں یسوع کے باپ کا نام یوسف اور یوسف کے باپ کا نام یعقوب لکھا ہے۔

(ب) اسی متی باب ۱ آیت ۲۰ میں فرشتہ نے مسیح کے باپ یوسف کو ابن داؤد کہہ کر پکارا ہے۔

(ج) لوقا باب ۳ آیت ۲۳ میں لکھا ہے کہ یسوع یوسف کا بیٹا تھا اور وہ عیلی کا۔ گویا

(ا) کی رُو سے یسوع کا شجرہ نسب ہوا: یسوع بن یوسف بن یعقوب

(ب) " " " یسوع بن یوسف بن داؤد

(ج) " " " یسوع بن یوسف بن عیلی

اب آپ ہی فرمایئے کہ یسوع کو کس دادا کی نسل سے تسلیم کریں؟

ان دلائل پر پادری صاحب سے جب کچھ نہ بن پڑا تو انھوں نے بوکھلا کر اسلام اور بانیٔ اسلام پر غیر معقول حملے شروع کر دیئے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے۔

"آپ کے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خداوند یسوع کے چھ سو سال بعد

بھرے ہوئے افریقہ کے جنگلوں میں گھس کر افریقہ کے وحشی قبائلیوں کو خداوند یسوع کا پیام پہنچا رہے ہیں۔ اسکے برعکس آپ کے مولوی اور مشائخ مسجدوں اور خانقاہوں میں نرم قالینوں اور مصلّوں پر بیٹھے اپنے مریدوں اور حلوے مانڈوں میں مست ہیں۔ انھیں یتیموں، بیواؤں، مفلسوں اور بیماروں کی کوئی فکر نہیں۔ اکثر مولوی اور موذن مانگتے ہیں۔ ان کی امیروں کے ٹکڑوں پر نظر رہتی ہے۔ مُردوں کے کھانے اور صدقے کھاتے ہیں، کفنوں سے بچے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔ امراء سے مرعوب اور خدمت انسانیت کے جذبے سے محروم ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کو کفر کے فتوے دینے کے سوا اور وہ کیا کر رہے ہیں!

اس کے برعکس ہمارے مشنری ہمہ تن خدمت خلق میں مصروف ہیں وہ ہر وقت خداوند یسوع مسیح کے گلّے کی پریشان بھیڑوں کی نگہداشت کی فکر میں رہتے ہیں غریبوں کی دستگیری، یتیموں کی سرپرستی، بیماروں کا علاج، مفلسوں کی امداد، جاہلوں کے لئے اسکول اور کالج کھول کر ان کو زیورِ علم سے آراستہ کرنا انکا مسلک ہے اور اس کام کے لئے وہ گھر گھر پہنچکر ضرورتمندوں کی مدد کرتے ہیں آپ کے مذہبی لوگ جبہ قبہ پہن کر چٹپٹی دار تقریریں سنا کر، اپنی بزرگی کا لوہا منواتے پھرنے کے علاوہ اور کیا کرتے ہیں۔ آپ کی مسجدوں میں آئے دن پارٹی بازیاں اور جھگڑے فساد ہوتے رہتے ہیں۔ کیا ہماری کلیساؤں میں بھی آپ نے کبھی یہ ہنگامے دیکھے ہیں ہمارے پادری دین کے ساتھ دنیا کے علوم سے

بھی واقف ہیں۔ لیکن آپ کے اکثر مولوی اور مشائخ یہ بھی نہیں جانتے کہ بمبئی سے دلّی خشکی کے راستہ سے جاتے ہیں یا تری کے۔ پاکستان کے شمال میں پہاڑ ہے یا سمندر۔ غرض ہمارے دین میں حق ہے اس لئے ہمارے مشنری کام کر رہے ہیں اگر آپ کے دین میں کوئی روح ہوتی تو آپ کے دینی خادم اس طرح بے روح اور بے عمل نہ ہوتے۔

ہم نے پادری صاحب کی اس شاطرانہ منطق کے جواب میں برجستہ سوال کیا "پادری صاحب! کیا بائبل میں نہیں لکھا ہے کہ خداوند نے آدم کو چکنی مٹّی سے پیدا کیا پھر اس کی پسلی سے حوّا کو پیدا کیا اور انھیں باغ عدن میں رکھکر فرمایا کہ تم سب درختوں کے پھل کھاؤ مگر باغ کے بیچوں بیچ کے درخت سے نہ کھانا لیکن انھوں نے شیطان کے ورغلانے پر اس "دانش کے درخت" کا پھل چکھ لیا تو انھیں نیک و بد کی تمیز ہونے لگی اور وہ شرما کر اپنی عریانی چھپانے کے لئے درختوں کے پتّے ڈھانکنے لگے۔ اس پر "خداوند خدا نے کہا۔ دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور "حیات کے درخت" سے بھی کچھ لے کر کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ اس لئے خداوند خدا نے اسے باغ عدن سے باہر کر دیا۔"

(پیدائش باب ۳ آیت ۲۲-۲۳)

پادری صاحب ہمارے سوال کی گہرائی کو نہ سمجھتے ہوئے فوراً عقیدتمندانہ

سر ہلا کر بولے "ہاں ہماری بائبل میں یہ لکھا ہے"

ہم نے کہا یہ پادری صاحب! آپ کی بائبل کا خداوند اپنے بندوں سے ڈرتا ہے اور اس خوف سے کہ کہیں وہ دائمی حیات نہ حاصل کر لیں انھیں جنت سے نکال دیتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ ان میں نیک و بد کی تمیز پیدا ہو اور وہ ابدی حیات حاصل کریں۔ لیکن قرآن مجید کا اللہ قادرِ مطلق علیم و حکیم ہے۔ وہ اپنے بندوں کو علم و حکمت کے خزانوں سے مالا مال کر کے انھیں لافانی زندگی عطا کرنا چاہتا ہے چنانچہ سب سے پہلے نازل کردہ آیات قرآنی ہی میں فرمایا ہے۔

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (۹۶/۴-۳ العلق)	پڑھ! تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا اور انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا

پھر قرآنِ مجید کا اللہ بائبل کا خداوند کیوں کر ہوا؟ اور قرآن کریم بائبل سے ماخوذ کیوں کر ہوا؟ پادری صاحب! اگر آپ قرآن حکیم کا بائبل کے ساتھ تقابلی مطالعہ کریں تو نہ صرف قرآنِ مجید کے متعلق آپ کی جملہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی بلکہ آپ محسوس کریں گے کہ قرآن کریم نے ہر موقع پر ان تمام خرافات کا رد کیا ہے جو تحریف کرنے والوں نے بائبل میں شامل کر دی ہیں۔ جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (۵/۴۸ مائدہ)

(ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور الکتاب میں جو کچھ اس سے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی اور اس کی محافظ و نگہبان ہے۔)

اس پر پادری صاحب گہرے سوچ میں پڑ گئے ہم نے فوراً ہی ایک اور سوال کیا
"پادری صاحب! کیا بائبل میں نہیں لکھا ہے کہ:-

—— (۱) لوطؑ نے شراب سے بدمست ہو کر اپنی دونوں بیٹیوں سے زنا کیا۔
(پیدائش باب ۱۹۔ آیات ۳۱ تا ۳۸)

—— (۲) بڑھاپے میں داؤدؑ کا پہلو گرم کرنے کے لئے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ملک کی جوان کنواری حسینہ لائی جاتی تھی (۱۔ سلاطین۔ باب ۱۔ آیت ۱ تا ۴)

—— (۳) داؤدؑ نے اوریاہ کی بیوی کو محل میں بلا کر اس سے زنا کیا۔ (۲۔ سموئیل باب ۱۱۔ آیت ۴) اور پھر اوریاہ کو قتل کروا کر اس عورت کو بیوی بنالیا۔ (۲۔ سموئیل۔ باب ۱۲۔ آیت ۱۰) حضرت سلیمانؑ اسی عورت سے پیدا ہوئے۔ (متی باب ۱۔ آیت ۷)

—— (۴) سلیمانؑ بوڑھے ہو گئے تو ان کی بیویوں نے ان کا دل غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا۔ (۱۔ سلاطین۔ باب ۱۱۔ آیت ۴)

—— (۵) ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ نے اپنی خوبصورت بیویوں کو اپنی بہن بتا کر کھلا جھوٹ بولا (پیدائش باب ۱۲۔ آیات ۱۲-۱۹) پیدائش باب ۲۶۔ آیات ۷-۹)

پادری صاحب کو تسلیم کرنا پڑا کہ ہاں ہماری بائبل میں یہ سب کچھ لکھا ہے۔

ہم نے کہا:- پادری صاحب! بائبل کا خداوند نعوذ باللہ شرابیوں۔ زانیوں قاتلوں مشرکوں۔ بت پرستوں اور جھوٹوں کو نبی بناتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن مجید میں اللہ تعالے جملہ انبیاء کو معصوم عن الخطا فرماتا ہے اور نبی امّی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کہلا کر کہ

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۔ میں تو تم میں اس سے پہلے ایک عمر گزار چکا ہوں

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۱۱ یونس) ۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

ان کی بعثت اور قبل از بعثت کی زندگی کے ہر لمحہ کو ان کی صداقت کے ثبوت میں بطور دلیل پیش کرتا ہے۔

گندہ ذہنوں نے بائبل میں تحریف کرکے جن انبیاء کی شان میں خصوصی گستاخیاں کی ہیں قرآن حکیم نے ان کی عصمت کا خاص طور سے ذکر کرکے ان تمام بہتانات کی تردید کی ہے۔ چنانچہ

(۱) بائبل میں نعوذ باللہ لوطؑ کو سگی بیٹیوں سے ملوث کرکے ان کے گھر کے گھر کو زانی قرار دیا ہے۔ قرآن شریف اس کی تردید میں فرماتا ہے۔

"لوطؑ بھی ہمارے پیغمبروں میں تھے۔ ہم نے انھیں اور ان کے تمام گھر والوں کو نجات دی۔ بہ جز ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی"

(سورہ صٰفٰت ۳۷ ۔ آیت ۱۳۵)

(۲) بائبل میں داؤدؑ کو عیاش اور زانی بتایا گیا ہے۔ قرآن شریف اس کی

تردید میں کہتا ہے۔

(ا) ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری (بڑائی۔ بزرگی) عطا کی۔

(سورۂ سبا ۳۴ آیت ۱۰)

(ب) خدا نے داؤد کو بادشاہی اور دانائی بخشی اور جو چاہا سکھایا۔

(سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۵۱)

(۳) بائبل میں سلیمانؑ کا بڑھاپے میں مشرک اور بت پرست ہو جانا بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

(ا) اور سلیمان نے مطلق کفر نہیں کیا بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے۔

(سورہ بقرہ ۲۔ آیت ۱۰۲)

(ب) اور ہم نے سلیمان اور داؤد دونوں کو حکم اور علم بخشا تھا۔

(سورہ انبیاء ۲۱۔ آیت ۷۹)

(ج) اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا۔ انھوں نے کہا "خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی"

(سورہ نمل ۲۷۔ آیت ۱۵)

(د) اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا جو بہت خوب اور رجوع کرنیوالا بندہ تھا

(سورہ ص ۳۸۔ آیت ۳۰)

(۴) بائبل میں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو جھوٹا بتایا گیا ہے قرآن کریم اسکے رد میں فرماتا ہے

(ا) اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔

(سورۂ مریم ۱۹۔ آیت ۴۱)

(ب) ابراہیم ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ہم نے انھیں اسحٰق کی بشارت دی۔ ایک نبی جو نیکو کاروں میں سے تھا۔

(سورہ صٰفّٰت ۳۷۔ آیت ۱۱۲)

(ج) اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب دیئے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا اور ہم نے انھیں اپنی رحمت سے حصّہ دیا اور ہم نے ان کے لئے سچّا ذکر بلند کیا۔ (سورہ مریم ۱۹۔ آیات ۴۹، ۵۰)

بی بی مریم اور عیسٰیؑ پر یہودیوں کی طرف سے لگائے ہوئے ذلیل بہتانات کی قرآن حکیم میں نہ صرف شدّت سے تردید کی گئی ہے بلکہ انھیں وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ اور مِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ فرمایا ہے۔

اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ اسۡمُهُ الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ۙ

جب فرشتوں نے (بی بی مریم سے) کہا کہ اے مریم! خدا تم کو اپنی طرف سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو دنیا اور آخرت میں با آبرو اور مقربوں میں سے ہوگا۔

سورہ آلِ عمران ۳۔ آیت ۴۵)

اور خود عیسٰیؑ کی زبان سے کہلوایا ہے۔

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا

اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا! جس دن مروں گا، اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا۔ (سورہ مریم ۱۹- آیت ۳۳)

اس احسان عظیم کے جواب میں صادق وامین نبی امّی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر یہ بہتان کہ انھوں نے بائبل سے مضامین چرا کر قرآن تصنیف کیا۔ کتنا بڑا ظلم اور احسان فراموشی ہے!!

پادری صاحبان دلائل کو سُن کر ساکت و مبہوت ہو گئے ہم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "پادری صاحب! ہمیں آپ کی جوانی پر رحم آتا ہے آپ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے ہزاروں میل دور پرائے دیس میں آکر عیسائی مشن چلا رہے ہیں۔ لیکن درحقیقت گمراہی کا شکار رہکر۔ دوسروں کو گمراہ کر کے اپنے ساتھ اوروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں۔ آپ کا غیر قوموں میں جاکر عیسائیت کی تبلیغ کرنا خود انجیل کے احکامات کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔ کیونکہ متی کی انجیل آپ کو غیر قوموں میں جاکر تبلیغ کرنے سے سختی سے منع کرتی ہے چنانچہ یسوع مسیح نے حواریوں کو صاف صاف حکم دیا ہے کہ:-

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا"

(متی باب ۱۰- آیات ۶-۷) کیونکہ:-

میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا .... لڑکوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈال دینا اچھی بات نہیں۔" (متی باب ۱۵۔ آیات ۲۴ تا ۲۶)

اسلئے آپ غیر قوموں میں تبلیغ عیسائیت کر کے اپنے خداوند یسوع کی کھلی نافرمانی کر رہے ہیں اور انجیل کی رو سے بھی اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔

اس پر پادری صاحب جھک کر بولے "ہمیں خداوند یسوع نے حکم دیا ہے کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ"

یہ کہہ کر انھوں نے انجیل کی درج ذیل عبارت ہمیں پڑھ کر سنائی۔

"آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور ان کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" (متی باب ۲۸۔ آیت ۱۹۔ ۲۰)

ہم نے کہا "پادری صاحب! اسی انجیل متی میں یسوع مسیح نے اپنے حواریوں کو غیر اقوام میں تبلیغ عیسائیت کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ جس کا حوالہ ہم ابھی دے چکے ہیں۔ اس کھلے حکم اور شدید تنبیہ کے بعد متی ہی کا یہ لکھنا کہ "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ" یا تو متی کے نام سے کسی کی ایجادِ بندہ ہے یا کلیسا کی تحریف

ہے۔ جب عیسیٰؑ نے بار بار کہا ہے کہ میرے بعد سچائی کا روح (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۵-۲۶) آسمانی باپ (متی باب ۲۱ آیت ۳۳ تا ۴۲) دوسرا مددگار آئے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہیگا (یوحنا باب ۱۴-آیت ۱۶-۱۷) اور وہ باتیں بتائیگا جو میں نہ بتا سکا (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳)

تو پھر وہ اپنی امت سے یہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔۔۔۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ میں صرف ایک خاص وقت، خاص قوم اور خاص مقام کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں میرے بعد حضور منبع انوار خاتم النبیین۔ سید المرسلین۔ احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عالمگیر دین اسلام لانے والے ہیں جن کے بعد سلسلۂ نبوت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ کُل کے آنے کے بعد نہ کسی کُل کی ضرورت باقی رہتی ہے، نہ جزو کی۔ اس لئے انجیل متی میں یسوع کے نام سے لکھے ہوئے یہ الفاظ کہ "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔۔۔۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"، ہرگز ہرگز قابلِ اعتبار نہیں، یہ تینوں باتیں انجیل کی تعلیمات کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور یقیناً بعد کے لوگوں کی تحریف ہے جو اسلام کی عالمگیریت سے گھبرا کر اس کے رد میں

کی گئی ہے کہ:

"آپ کا یہ اعتراض کہ اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دے کر عورت پر ظلم کیا ہے" بڑا پُرفریب ہے اگر آپ نے بائبل کا بغور مطالعہ کیا ہوتا تو آپ یہ اعتراض کرنے کی ہرگز جرات نہ کرتے۔ کیا بائبل میں مذکورہ تمام اولوالعزم انبیاء بائبل کے بیان کے مطابق کئی کئی بیویوں والے نہیں تھے؟ کیا یعقوبؑ کے نکاح میں (بقول بائبل) بہ یک وقت دو سگی بہنیں (نعوذ باللہ) "لیاہؑ" اور "راخل" اور ان دونوں کی لونڈیاں بلہاہ اور زلفہ بحیثیت بیوی موجود نہیں تھیں؟ (پیدائش باب ۲۹-۳۰) کیا سلیمانؑ کے پاس (بقول بائبل) بہ یک وقت سات سو شاہزادیاں بیوی کی حیثیت سے اور تین سو حرمیں موجود نہیں تھیں؟ (۱۔ سلاطین۔ باب ۱۱ آیت ۳) کیا انجیل میں دس کواریوں کی تمثیل میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ پانچ کواریاں تو اپنی بیوقوفی کے سبب دولہا سے محروم رہیں اور جو (پانچ) تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہو گیا۔ (متی باب ۲۵ آیت ۱۱) اگر کثرتِ ازدواج واقعی جرم اور عورت پر ظلم ہے تو انجیل میں آسمان کی بادشاہی کے لئے ایسی گھناؤنی مثال کیوں دی گئی ہے!"

"پادری صاحب! اسلام کا مرد کو کثرتِ ازدواج کی اجازت دینا قانون فطرت کے عین مطابق ہے۔ اگر عورت بعض نسوانی امراض کی وجہ سے مرد کے قابل نہ رہے تو بجائے اس کے کہ مرد ہوسِ نفس کا شکار ہو کر دوسری عورتوں

سے عیاشی کر کے نسوانی دنیا کو داغدار کرتا پھرے، کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اسے شرعًا اس کی اجازت دے دی جائے کہ وہ دوسری شادی کرلے اور پہلی بیوی کے نان نفقہ کی بھی پوری ذمہ داری اٹھائے۔ فطرت کے قانون میں ایک نر کے ساتھ کئی مادہ رہ سکتی ہیں لیکن ایک مادہ کے ساتھ کئی نروں کا ہونا قانون فطرت کے خلاف ہے اس لئے عورت کو بھی کئی شوہر کرنے کا حق دینا فطرت کے خلاف ہوتا۔ اگر ایک مرد ایک سے زیادہ بیویوں کا شوہر ہو کر صاحب اولاد بنتا ہے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اولاد اسی کی ہے۔ لیکن ایک عورت کئی مردوں کی بیوی بن کر یہ ضمانت نہیں دے سکتی کہ اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد کس شوہر کی ہے اس صورت میں نہ تو نسب و نسل باقی رہ سکتی نہ کوئی شوہر صحیح معنوں میں اس اولاد کا بار اٹھانے کو تیار ہوتا۔"

"پادری صاحب! آپ کا اسلام پر یہ حملہ کہ اسلام نے عورت پر ظلم کیا ہے "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کی مصداق ہے۔ اسلام ہی تو وہ دین ہے جس نے عورت کو اس کا صحیح مقام عطا کیا ورنہ عیسائیت نے تو اس غریب کی وہ مٹی پلید کی ہے کہ خدا کی پناہ۔ ذرا بائبل کے یہ اقتباسات ملاحظہ کیجیے۔

(۱) "اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کو چاہتی تھی ..... تب ساؤل نے کہا میں اسی کو اسے دونگا تاکہ یہ اس کے لئے پھندا ہو"
(سموئیل ۱۔ باب ۱۸۔ آیت ۲۱)

(۲) اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک ان میں سے بے اولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جا کر اسے اپنی بیوی بنا لے۔

(استثنا۔ باب ۲۵۔ آیت ۵)

(۳) اور سلیمان۔ داؤد کی بیٹی کو داؤد کے شہر سے اس گھر میں جو اس کے لئے بنایا تھا لے آیا۔ کیونکہ اس نے کہا کہ میری بیوی اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے گھر میں نہیں رہے گی کیونکہ وہ مقام مقدس ہیں جن میں خداوند کا صندوق آگیا ہے"

(تواریخ ۲ باب ۸ آیت ۱۱)

اقتباس (۱) کی رو سے عورت ایک پھندا ہے جو مرد کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

اقتباس (۲) کی رو سے عورت اتنی ذلیل شئے ہے کہ اس کا اپنا کوئی اختیار نہیں۔ خاوند مر بھی جائے تو وہ دیور کی تابع فرمان ہے

اقتباس (۳) کی رو سے مرد کی چہیتی بیوی ہونے کے باوجود وہ اتنی ناپاک ہستی ہے کہ مقدس مقامات میں نہیں رہ سکتی۔

پادری صاحب! کیا اس سے زیادہ بھی عورت کو ذلیل کیا جا سکتا ہے؟ اسلام نے جسے مرد کا لباس، وجہ سکون اور تقوے کی محافظ قرار دیا اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے متعلق فرمایا کہ "ماں کے قدموں کے

تیجے حیثیت ہے" احادیثِ نبوی ہیں جس کے ساتھ حسن سلوک کی مردوں کو بار بار تاکید کی گئی اس سے بیس و مجبور صنفِ نازک کے متعلق بائبل کا یہ فتویٰ کہ وہ مرد کے گلے کا پھندا ہے۔ مرد اسے لونڈی اور غلاموں کی طرح جس طرح چاہے تابع فرمان رکھے۔ وہ ایسی پلید جنس ہے کہ اسے مقدس مقامات میں قیام کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عورت کی کیسی کھلی ہتک اور اس کے ساتھ کتنی بڑی ناانصافی ہے۔

پولس نے تمتھیس کے نام اپنے خط میں لکھا ہے :۔

"میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا اس کے بعد حوا۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔

(۱۔ تمتھیس باب ۲ آیات ۱۲ تا ۱۴)

پولس کا سارا الزام عورت پر ڈال دینا کتنا بڑا ظلم ہے حالانکہ عملاً مرد و عورت دونوں سے اس فعل کا ارتکاب ہوا اس کے برعکس قرآن حکیم نے

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ (۲ بقرہ ۳۶)

(شیطان نے ان دونوں کو اس سے پھسلا دیا سو اس نے ان دونوں کو اس سے نکال دیا جس میں وہ تھے)

فرما کر دونوں کو اس کا ذمہ دار گردانا ہے اور کہیں بھی تنہا عورت پر الزام نہیں لگایا۔

سینٹ برنارڈ، سینٹ انتونی، سینٹ بونا ونچر، سینٹ جیروم، سینٹ گریگوری دی گریٹ، سینٹ سیپی آن وغیرہ نے عورت کو جو شاندار خطابات بخشے ہیں ملاحظہ ہوں۔

"شیطان کا آلہ، شیطانیت کی بناء، بچھو جو ہمیشہ ڈنک مارنے کو تیار رہتا ہے۔ شیطانیت کا دروازہ، گناہ کا راستہ۔ سانپ کا زہر، سانپ کا کینہ، ہماری روح کو زیر کرنے کے لئے شیطان کا ہتھیار"۔ ٹرٹولین عورتوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔

"کیا تم نہیں جانتیں کہ تم میں سے ہر ایک۔ ایک حوا ہے..... تم شیطان کا دروازہ ہو۔ تم ہی ہو جنھوں نے اس درخت کو چکھا اور اللہ کے مظہر انسان کو برباد کیا"

عورتوں کی اتنی تذلیل و تحقیر کرنے والی عیسائی دنیا کا الٹا اسلام پہ یہ الزام کہ اس نے عورت پر ظلم کیا ہے کتنی بڑی ڈھٹائی اور خود فریبی ہے!

؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

عیسائیت عورت کو ترکہ کا ورثہ تو کیا دیتی اس کو اپنے ذاتی نام تک سے محروم کر دیتی ہے جب تک وہ کنواری رہتی ہے باپ کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ مثلاً مس براؤن، مس برنارڈ وغیرہ جب شادی ہو جاتی ہے تو خاوند کا نام لگ جاتا ہے۔ مثلاً مسز رچرڈ، مسز ڈیسلوا وغیرہ، غرض

تاز ندگی اسے اپنا ذاتی نام تک نصیب نہیں ہوتا۔ عورتوں کے حقوق کو اس طرح پامال کرنے والی عیسائیت کا الٹا ہمیں ملزم گردانا چوری اور سینہ زوری نہیں تو اور کیا ہے!

مذہب کے نام پر جن عیسائی عورتوں کو راہبہ بنایا جاتا ہے ان بے چاریوں کے تو سر مونڈ دیئے جاتے ہیں۔ لیکن جو مرد راہب بنتے ہیں انکی ہیئت کذائی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی جاتی۔ کیا یہ طریقہ کار عورت کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے؟

ہمارے اسلام نے تو عورتوں کو اتنا نوازا ہے کہ قرآن مجید کی ایک بہت بڑی سورت "النساء" عورتوں کے حقوق سے متعلق نازل کی اور اس کا نام بھی "النساء" یعنی "عورتیں" رکھا۔

عیسائی دنیا کے ہاتھوں عورت کی تحقیر و تذلیل کی تازہ مثال ان کے نئے نئے فیشن ہیں۔ مرد کے لئے تو ایسے لباس بنائے ہیں کہ اس کا جسم موسم کے سرد و گرم سے ..... ہر طرح محفوظ رہے گلے میں بند کالر کا قمیص اور اس پہ ٹائی۔ تاکہ گردن پر کوئی مضر اثر نہ پڑ سکے۔ ہاتھوں پر پوری آستینوں میں ڈبل کف رانوں اور پنڈلیوں پر فل پینٹ۔ پیروں میں جوتوں کے اندر موزے تاکہ گرم بھی رہیں اور نرم بھی۔ غرض مرد نے تو اپنے جسم اور جلد کی پوری پوری حفاظت کر لی ہے اور اس کے برعکس اپنے حظ نفس کی خاطر عورت غریب کو فیشن کے

نام پر ایسا فریب دیا کہ اسے قریب قریب ننگا ہی کر دیا۔ باہیں کھلی ہوئی، گردن اور سینہ عریاں۔ چھاتیاں بمشکل آدھی ڈھکی ہوتیں۔ ٹانگیں تقریباً رانوں تک کھلی، شہوانی نظروں کی وجہ تسکین بنی ہوئی۔ سینہ بند ایسا کہ اسکے ہونے سے نہ ہونا بہتر۔ غرض مرد نے اپنی جنسی تسکین کے لئے اس غریب کو کہیں کا نہ چھوڑا۔ اور اس ڈر سے کہ ہونٹوں پر پڑنے والی پیڑیوں اور کھلی جلد پر موسم کے اثر سے پیدا ہونے والی جھریوں سے گھبرا کر کہیں عورت پھر اپنا جسم ڈھانکنے پر نہ اتر آئے۔ ہونٹوں کی سرخی کے لئے لپ اسٹک ایجاد کی جو نازک لبوں کی جلد کا اور ستیاناس کرتی ہے اور سرخی کی آڑ میں ہونٹوں کو ایسا سفید کر دیتی ہے کہ اگر ایک دن بھی لپ اسٹک نہ لگائی جائے تو وہ بے چاری اچھی خاصی چڑیل معلوم ہوتی ہے۔ بالوں کے لئے ایسنس سے خوشبودار تیل بنائے جو انھیں وقت سے پہلے سفید کر دیتے ہیں۔ بدن کے لئے خوشبوؤں میں بسے ہوئے کریم اور پوڈر تیار کئے جو بظاہر تو جلد کو ملائم اور خوشبودار رکھتے ہیں لیکن اندر اندر جسم کے مسامات اور جلد کو چوپٹ کر دیتے ہیں۔ غرض اس فیشن کا شکار ہو کر جب عورت بھری جوانی میں اندر ہی اندر کھوکھلی ہو جاتی ہے تو یہ خود غرض بھنورے اس پھول کا رس چوس کر دوسرے پھول پر جا بیٹھتے ہیں۔

بھری سردی میں کسی فیشن ایبل عیسائی جوڑے کو گزرتا دیکھو تو یہ حقیقت اور کھل کر سامنے آ جاتی ہے مرد تو گرم سوٹ میں ملبوس چھپا ڈھکا

اطمینان سے چلا جا رہا ہے اور عورت مرد کی ہوس کا شکار فیشن کے نام پر بیوقوف بنی تقریباً ننگی کٹھڑی بھٹڑی اس بندۂ نفس کے ساتھ گھسٹی چلی جا رہی ہے۔

یہ ہوس پرست کم عمری ہی سے عورت کی جوانی کا رس چوس چوس کر اسے عمر سے بہت پہلے کھوکھلا کر کے نہ اُسے گھر کا رکھتے ہیں نہ گھاٹ کا اور وہ عقل سے معذور شمع محفل بنی، تیتریوں کی طرح بنی سنوری اپنے انجام سے بے خبر ذرا سی لذّتِ نفس کی خاطر اپنا سب کچھ کھو کر نہ جینے کے قابل رہتی ہے نہ مرنے کے۔ اسی لئے یورپ میں عورت کو سب سے زیادہ چڑھ اس سوال سے ہوتی ہے کہ آپ کی عمر کیا ہے؟ کیونکہ وہ عمر سے پہلے آئے ہوئے بڑھاپے اور لُٹے ہوئے گلشنِ حسن کی ویرانی کو بہر قیمت چھپانے کی کوشش کرتی ہے لیکن ؎

اب پچھتاوت ہوت ہے کیا   جب مورکھ چُگ گئے کھیت

عورت کی تذلیل کی رہی سہی جو کسر باقی تھی وہ عیسائی دنیا نے "مقابلۂ حسن" کے بہانے پوری کر دی۔ مختلف ممالک کی کواری حسین دوشیزائیں "مقابلۂ حسن" کے نام پر عیاشی کے اڈوں میں جمع کی جاتی ہیں۔ انھیں ایک بالشت کی لنگوٹی (وہ بھی غالباً مشرقی دنیا کے ڈر سے) پہنا کر "حسن پریڈ" کے نام سے ننگے جسموں کا ہر زاویے سے نظارہ کیا جاتا ہے، ان کی ہر رعنائی اور زیبائی پر یہ خبیث جج اپنی شہوانی نظریں گاڑ کر اپنے بدبخت نفس کی سیری کرتے ہیں ناپ تول کے بہانے ان کے سینے، چھاتیوں، باہوں اور رانوں سے جی کھول کر

مَس کیا جاتا ہے اور وہ بدبخت بیوقوف عورتیں اتنا بھی نہیں سمجھتیں کہ ان مردوں نے انھیں پوری طرح اپنے نفس کا شکار بنایا ہے۔ اور اس ننگے کھیل میں "حسینۂ عالم" کے نام سے جو تاج انھیں پہنایا جائیگا وہ "تزئینِ حسن" نہیں "توہینِ حسن" ہوگی اور "حسینۂ عالم" کا خطاب پانے والی دراصل "خبیثۂ عالم" ہوگی ورنہ مقابلہ صورت تو محض حماقت ہے۔ کیونکہ "حسن صورت" "صورت گر" کا کمال ہے نہ کہ حسین صورت پانے والے کا۔ اگر مقابلہ ہی مقصود تھا، تو "حسن سیرت" کا کیا جاتا۔ اس مقابلہ میں عورت کا جج اگر مرد بنتا تو مرد کی جج عورت ہوتی اور تب عورت کو پتہ چلتا کہ یہ ہوس پرست عیسائی جج جو "مقابلۂ حسن" کے نام سے عورت کے جسم کی ناپ تول کرتے ہیں "مقابلۂ سیرت" میں ان سے بڑھکر اوباش، خبیث اور بندہ نفس کوئی اور نہ ملتا۔

کہیئے پادری صاحب! کیا ان حقائق کے بیان کے بعد بھی اس دعوے کے لیے مزید کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ عیسائیت نے "کرم" کا لیبل لگاکر صنف نازک پر کیسے کیسے گھناؤنے مظالم کیے ہیں!۔

پادری صاحب جب ان دلائل کا کوئی جواب نہ دے سکے تو ہم نے کثرت ازدواج پر پادری صاحب کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ "محترمی پادری صاحب! حالیہ دو عالمگیر جنگوں کے نتیجہ میں عورتوں کا تناسب مردوں سے تقریباً دگنا ہوگیا ہے اس سے معاشرے میں جو خرابیاں

پھیل رہی ہیں انکا صحیح علاج کثرت ازدواج کے علاوہ اور کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ اسلام نے ایسی ہی قومی سماجی اخلاقی ضرورتوں کے پیش نظر مردوں کو چار شادیاں تک کرنے کی اجازت دی ہے نہ کہ حکم۔ اور ساتھ ہی تنبیہہ کی ہے کہ اگر تم ان کے ساتھ انصاف نہ کر سکو تو دوسری شادی نہ کرو۔ خود بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی زندگی کی ہر حرکت دنیائے انسانیت کے لئے نمونہ ہے اس کی عملی مثال اس طرح قائم کی کہ ۲۵ سال کی بھرپور جوانی میں چالیس سالہ بیوہ (جن کے آپؐ سے پہلے دو شوہر گزر چکے تھے) بی بی خدیجہؓ سے نکاح کیا اور کامل ۲۵ سال یعنی پچاس سال کی عمر تک تنہا انہی کے ساتھ انتہائی محبت و دلجوئی سے گزر کیا۔ بی بی خدیجہؓ کے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی شادیاں کرنا حظِ نفس کے لئے کیونکر ہو سکتا ہے! جبکہ آپؐ نے ساری جوانی ایک بوڑھی بیوہ کے ساتھ گزار دی۔ جوانی میں بے داغ رہنے والا بڑھاپے میں خواہش نفس سے کیونکر مغلوب ہو سکتا ہے! حضور منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کے نکاح محض سماجی اور معاشرتی امور کے حل کے لئے کئے۔ ان شادیوں سے بڑے بڑے دشمن قبیلے شیر و شکر ہو گئے۔ اس کے علاوہ مختلف طبائع، مختلف عمر اور مختلف خاندانوں سے تعلق رکھنے والی ازواج کا خلوت و جلوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا نسوانی دنیا سے متعلق جملہ مسائل کو سامنے لے آیا جو بصورت دیگر ناممکن تھا۔

اُس صادق وامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرتِ ازدواج کا الزام لگا کر گندہ ذہنی کرنے والے اگر صرف ان دو حقائق پر غور کر لیں کہ:-

(۱) انھوں نے اپنی پوری جوانی ایک بوڑھی بیوہ کے ساتھ گزار دی۔

(۲) پھر ان کے انتقال کے بعد جتنی بیویاں کیں ان میں بھی سوائے ایک حضرت عائشہؓ کے باقی سب بیوہ تھیں۔ تو وہ خود اپنے عائد کردہ الزامات پر مارے شرم کے پانی پانی ہو جائیں۔

دراصل کثرتِ ازدواج کا قانون ایک دلیر اور شجیع قوم کے لئے اللہ کی رحمت ہے کیونکہ میدانِ جنگ میں لڑنے والوں کی ہمتیں عام طور پر صرف اس خیال سے پست ہو جاتی ہیں کہ ہمارے بعد ہمارے بیوی بچوں کا کیا ہوگا اسلام نے کثرتِ ازدواج کا قانون عطا فرما کر انھیں یقین دلا دیا کہ اگر وہ اللہ کی راہ میں کام آئے تو ان کے بعد ان کے پسماندگان ہرگز ذلیل وخوار نہ ہوں گے بلکہ ان کے دینی بھائی ان کی بیواؤں کو اپنے نکاح میں لا کر ان کی اور ان کے بچوں کی پرورش اپنے ذمے لیں گے۔

رہی آپ کی یہ منطق کہ اگر اسلام میں عالمگیر صداقت ہوتی تو ۔ ۱ دنیا کی کثیر آبادی عیسائی نہ ہوتی ۔ ۲ مسلمان تعداد اور طاقت میں عیسائیوں سے کم اور ان کے دستِ نگر نہ ہوتے ۔ ۳ دنیا کے چار بڑوں میں مسلمان ممالک بھی شامل ہوتے۔

تو محترم پادری صاحب! دنیا کا کوئی ایک ملک تو ایسا بتا دیجئے جو آپ نے دعوت عیسائیت دے کر فتح کیا ہو! مسلمانوں نے جتنے ممالک فتح کئے پہلے دلائل باہرہ اور براہین قاہرہ سے ان پر اسلام کی صداقت ثابت کر دی اور جب وہ ہٹ دھرمی سے باطل پر اڑ کر مقابلہ پر آ گئے تو ببانگ دہل، قبول اسلام جزیہ یا جہاد کے شرائط پیش کر کے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ط د پ۱۰) (تاکہ وہ شخص ہلاک ہو جائے جو دلیل سے ہلاک ہو چکا ہے اور وہ شخص زندہ رہے جو دلیل سے زندہ ہو چکا ہے) کی عملی تفسیر کی اور انھیں ہر مورچہ پر شکست فاش دیکر حق کی صداقت اور برتری منوائی قرن اولیٰ میں نہ صرف مشرکین عرب بلکہ قیصر و کسریٰ کی عظیم نصرانی اور مجوسی قوتوں نے اس بین صداقت کو دیکھکر اسلام کا لوہا مانا اور ان کی کثیر آبادی جوق در جوق داخل اسلام ہوئی۔

اس کے برعکس مبلغین عیسائیت تجارتی کمپنیوں، مشنوں، خدمت خلق کے اداروں، شفاخانوں، اسکولوں اور کالجوں کے بہلنے چور دروازوں سے چھپ چھپ کر مکاری اور چالبازی سے دوسرے ملکوں میں داخل ہوئے اور ان میں داخلی انتشار کے ذریعہ سیاسی اختلاط پیدا کر کے چپکے چپکے اپنے قدم جما لئے لیکن اب جبکہ دنیا ان کی چالبازیوں سے واقف ہوتی جا رہی ہے انھیں اپنا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے اور بار بار اعلانات کئے جا رہے ہیں کہ عیسائیت

کے لیئے اسلام سے ایشیا، افریقہ اور مشرق میں شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

مسلمان عیسائیت کی صداقت کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام سے ہٹ جانے کی وجہ سے کمزور ہوتے۔ ان کے اس انحطاط میں بھی عیسائی مشنوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ انھوں نے دل کش تعلیمی ادارے قائم کر کے محکوم ممالک کے سرمایہ دار طبقہ کو ان درسگاہوں میں ایسی تعلیم دی کہ اگر وہ عیسائی نہ بنیں تو مسلمان بھی نہ رہ سکیں۔ یہ عیسائیت زدہ طبقہ تعلیمی سہولت اور دولت کے سہارے رفتہ رفتہ ان ممالک میں برسرِ اقتدار آتا چلا گیا اور عیسائی بازیگران کے ذریعہ پورے ملک پر حکومت کرتے رہے لیکن اب جبکہ اس دجل کا زور ٹوٹ رہا ہے اور اسلامی افکار کو ابھرنے کا موقع مل رہا ہے تو عیسائیت ہر گوشہ میں راہِ فرار ڈھونڈھ رہی ہے ـــ

رہا آپ کا یہ اعتراض کہ "اگر اسلام میں صداقت ہوتی تو اسکا شمار ضرور دنیا کی چار بڑی طاقتوں میں ہوتا۔ اپنی جگہ بڑا وزنی ہے لیکن کیا یہ "بڑی طاقتیں" حق و صداقت کی بنا پر بڑی بنی ہیں؟ - امریکہ، برطانیہ اور فرانس تو خیر برائے نام عیسائی ہیں بھی لیکن روس تو پکا دہریہ اور منکرِ حق ہے۔ اس میں وہ کون سی صداقت ہے جس کی وجہ سے چار بڑوں میں کا نہ صرف ایک بن گیا ہے بلکہ اکیلا باقی تینوں بڑوں کی کھٹائی نکال رہا ہے

دراصل قرآن حکیم کی زبان میں یہ "دورِ تغابن" (ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے اور ملک غبن کرنے کا زمانہ) ہے اس لوٹ کھسوٹ میں جو بڑا لٹیرا ہے وہ بڑا بن گیا ہے۔ ان بحری اور بری ڈاکوؤں کے لئے "صداقت" کا لفظ استعمال کرنا صداقت کی تحقیر کرنا ہے۔ حق و صداقت کے قیام سے دنیا کو امن و اطمینان نصیب ہوتا ہے لیکن یہ طاغی قوتیں جوں جوں برسرِ اقتدار آتی گئیں دنیا میں فتنہ و فساد بڑھتا چلا گیا اور آج روئے زمین پر کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں انسان اطمینان کا سانس لے رہا ہو۔

عیسائیت اسلام کو بدنام کرنے کے لئے دنیا میں ڈھنڈورا پیٹتی پھرتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ حالانکہ اسلام نے افہام و تفہیم کی ساری منازل طے کرنے کے بعد تلوار اٹھائی اور وہ بھی اشاعتِ حق کے لئے نہ کہ تجارت کی منڈیاں بڑھانے کے لئے۔ پوری فتوحاتِ اسلام میں اسکا عشرِ عشیر بھی ہلاک نہیں ہوا۔ جو ان درندوں نے جاپان میں ایک ایٹم بم کے ذریعہ مار دیئے۔ مسلمانوں نے جہاد فی سبیل اللہ میں صرف جنگجو سپاہیوں کو قتل کیا اور بوڑھوں، عورتوں اور بچوں پر آنچ تک نہ آنے دی۔ لیکن ان بھیڑیوں نے بے قصور اور بے بس مخلوقِ خدا کو کیڑوں مکوڑوں کی طرح بھون کر رکھ دیا۔ پھر دیدہ دلیری دیکھیے کہ دنیا میں ان کے مشن عیسائیت کی یہ تعلیم سناتے پھرتے ہیں کہ شر کا مقابلہ نہ کرو۔ کوئی ایک گال پر چپت لگائے تو

دوسرا بھی آگے کردو۔"

دراصل یہ گاگ۔ میگاگ (یاجوج ماجوج) چار بڑوں کے روپ میں اس لئے ایٹموں، راکٹوں اور میزائلوں سے مسلح کیے گئے ہیں تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا کر اپنے ہاتھوں تباہ ہو کر اپنے کیفر کردار کو پہنچیں اور وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ (۹۹/۱۸ کہف) (اور ہم اس وقت ان میں سے بعض کو بعض پر موجیں مارتا ہوا چھوڑ دینگے) کی قرآنی پیش گوئی پوری ہو۔ اور بائبل کے یہ الفاظ کہ "خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ اے جوج! روش (روس) اور مسک (ماسکو) اور توبال کے سردار! میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا اور میں تیرے جبڑے میں بنسیاں ماروں گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور میں ماجوج پر اور ان پر جو بحری ممالک میں امن سے سکونت کرتے ہیں آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ" (حزقی ایل۔ باب ۳۸-۳۹) عملی شکل اختیار کریں۔

یوحنا عارف کے مکاشفہ میں بھی ان فسادیوں کی تباہی کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے

"اور جب ہزار سال پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی

یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لیے جمع کرنے کو نکلے گا ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی ...... اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انھیں کھا جائے گی۔ اور انکا گمراہ کرنے والا ابلیس۔ آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا جائے گا ......" (یوحنا عارف کا مکاشفہ باب ۱۹- آیات ۷ تا ۱۰)

جس طرح آغوشِ فطرت میں پلنے والے نرم و نازک پودوں کی جڑوں کے لیے سخت چٹانیں خود ہی تڑخ تڑخ کر جگہ چھوڑ دیتی ہیں اسی طرح یہ سامراجی اور اشتراکی قوتیں آپس میں ٹکرا کر اسلام کے لیے راستہ چھوڑ دیں گی اور باقی بچنے والی دنیا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گی ۔

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہوگا

دورِ حاضر کے علماء اور مشائخین کی بے عملی، فرقہ پرستی اور کافر گری، پر آپ نے جو اعتراض کیا ہے ہمارا وجود خود اس کی عملی تردید ہے۔ ہم فرقہ بازی، فرقہ سازی اور فرقہ پرستی سے پاک ہیں ہر کلمہ گو اہلِ قبلہ کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ کفر کی ظلمتوں میں گھرے ہوئے قلوبِ انسانی کو اسلامی نور سے منور کر کے دنیائے انسانیت میں دینی وحدت قائم کرنے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ نہ تنخواہیں ہیں نہ جاگیریں ہیں

نہ منصب ہے نہ تو کلات، فقیرانہ زندگی ہے۔ پرندوں کی طرح جیتے ہیں ہمیں یہ خبر نہیں ہوتی کہ دوسرے وقت کا رزق کہاں سے آئے گا۔ آپ لوگ وسیع مالی نظام اور عیسائی حکومتوں کے پورے تعاون سے اپنے مشن چلاتے ہیں لیکن ہمیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا سہارا نہیں۔ ہماری قوم احکاماتِ قرآنی پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں عیسائیت کی سو سالہ غلامی کی سزا بھگت کر ابھی ابھی چھوٹی ہے اور اب بھی کچھ نہ کچھ سیاسی معاشی اور معاشرتی بندھنوں میں اس کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اس لئے اسے دوبارہ تبلیغی شعور آتے آتے دیر لگے گی۔ رہیں مسلمان حکومتیں تو ظاہر ہے کہ اس جمہوری دور میں حکومت عوام ہی بناتے ہیں تبلیغ اسلام کے لئے جب تک عوامی شعور بیدا نہ ہو مبلغین اسلام، مسلمان حکومتوں کی طرف سے تائید و نصرت کیسے حاصل کر سکتے ہیں ایسے ناسازگار حالات میں بھی یہ دیوانے جو آپ کو دعوتِ اسلام دینے آتے ہیں آپ کی طنز آمیز چٹکیوں کا عملی جواب ہیں اگر ہمارے دینی خادم سہل پسندی اور باہمی کافرگری کا شکار نہ ہو گئے ہوتے تو آج عیسائیت کو اس طرح کھل کھیلنے کا موقع کہاں سے ملتا!

لیکن اگر چوکیداروں کی غفلت سے لیٹرے انتہائی مستعدی اور چالاکی سے سازش اور کوشش کر کے کچھ مال و متاع لوٹ لے جائیں تو اس سے یہ دلیل لینا کہ چوکیدار چونکہ سو رہے ہیں اس لئے لیٹرے حق پر ہیں اور وہ

انسانیت کی عظیم خدمت کر رہے ہیں، کوئی معقول بات نہیں۔

عیسائیت کے ہاتھوں سے اگر زر، زن، زمین کی مادی طاقتیں سلب کر لی جائیں تو خود آپ کا عیسائی باقی رہنا مشکوک ہو جائیگا لیکن اسلام کی چودہ سو (۱۴۰۰) سال کی تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دیوانوں نے ہمیشہ بے سر و سامانی کی حالت میں یکہ و تنہا جانوں پر کھیل کر کفر کے بھرے میدان سر کئے ہیں۔ بقول اقبال ؎

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

آپ نے افریقہ کے جنگلوں میں عیسائی مشنریز کی بظاہر تبلیغی لیکن در اصل سیاسی سرگرمیوں کی تمثیل دے کر ہمیں چیلنج کیا ہے لیکن آپ نے وہاں کے حبشیوں میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا ذکر نہیں کیا جس کے متعلق ایونجلسٹ بلی گراہم نے جو اس سال کے اوائل میں مسلسل آٹھ ہفتے افریقہ میں عیسائی تبلیغی مشن کا سربراہ رہا ہے وہاں سے واپسی پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ "افریقہ میں اسلام کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسلام اگر سات حبشیوں کو اپنی آغوش میں لیتا ہے تو عیسائیت بمشکل تین پر قابو پاتی ہے" لیکن دوسرے امریکن چرچ جو افریقہ میں عیسائی مشن کی کارگزاریوں پر پوری پوری نظر رکھتے ہوئے ہیں۔ گراہم کی

رپورٹ سے متفق نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ مہ گراہم کا اندازہ صحیح نہیں ہے اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ رفتار سے ان جشبوں میں پھیل رہا ہے" ڈان" ۹ جولائی سنہ ۱۹۷۱ء خبر موصولہ واشنگٹن ۸ جولائی سنہ ۷۱ء

اور یہ سب کچھ اس وقت ہو رہا ہے جبکہ عیسائی مشنریوں کی پشت پر عیسائیت کی پوری قوت ہے اور مبلغین اسلام ذات باری کے بھروسے پر یکہ و تنہا کام کر رہے ہیں

محترم پادری صاحب! اسلام اور بانیِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتانات لگانے اور الزام تراشنے سے کہیں زیادہ سودمند یہ ہوتا کہ عیسائیت۔ الوہیت مسیح کے خود ساختہ غلط عقیدہ کا تجزیہ کرتی اور غور کرتی کہ اگر یسوع مسیح، واقعی خدا کے بیٹے تھے تو یہ "غیر انسان" انسانوں کے لئے کیوں کر نمونہ بن سکتے ہیں اور وہ "انسان" جن کا سلسلۂ نسل ہی شادی بیاہ سے قائم ہے ایک ایسے شخص کے اتباع میں کیا راہِ عمل تلاش کر سکتے ہیں جس کے نہ باپ ہو، نہ بیوی، نہ بچے!

عیسائیت کا یہ عقیدہ کہ مہ خدا کا بیٹا، خداوند یسوع انسانوں کی نجات کے لئے آدمی بنا، دکھ اٹھائے اور صلیب پر مرا، کتنا غیر معقول ہے کہ کرے مونچھوں والا اور پکڑا جائے داڑھی والا۔

ان ہی غلط معتقدات نے عیسائیوں کو عملاً تقوے سے اتنا محروم

کر دیا ہے کہ باہر کی دنیا میں تو عیسائی مشن خداوند یسوع کی بادشاہی منواتے پھر رہے ہیں اور اندر خود عیسائی ملکوں میں عیسائیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ بائبل نے زنا کو انتہائی بدی قرار دیا تھا اور زانی کی سزا رجم رکھی تھی (استثنا باب ۲۲۔ آیات ۲۳۔۲۴) (یوحنا باب ۸ آیات ۴۔۵) اور مسیحی تعلیم تھی کہ طلاق نامہ دینے سے بھی نکاح نہیں ٹوٹ سکتا۔ کیونکہ مسیح یسوع انجیل میں صاف فرماتا ہے کہ

"جن کو خدا نے جوڑا۔ اس کو انسان نہ توڑے" (مسیحی تعلیم صفحہ ۱۰۱)

لیکن آج تمام عیسائی ملکوں میں زنا اور حرام کاری اتنی عام ہے اور طلاقوں کی اتنی بھرمار ہے کہ العیاذ باللہ۔ لاکھوں حرامی بچے ہسپتالوں میں پل رہے ہیں۔ امریکہ میں اس وقت دس لاکھ حرامی بچے ہیں اور امریکہ والے اس فکر میں ہیں کہ کم از کم پہلے حرامی بچے کی پیدائش تک کنواری ماؤں کو قانونی حق دے دیا جائے۔ انگلینڈ میں قانون پاس ہو چکا ہے کہ ۲۱ سال سے بڑی عمر والے اگر اغلام بازی کریں تو جائز ہے حال ہی میں فرانس کے سابق صدر کو سخت اغلامی اور زانی ہونے کے جرم میں سزا دی گئی ہے سن ۱۹۶۰ء کے اوائل میں آرچ بشپ آف کنٹربری نے بڑھتی ہوئی زناکاری سے پریشان ہو کر ہاؤس آف لارڈز میں تجویز پیش کی تھی کہ زنا کے لئے قید کی سزا رکھی جائے تو سرکاری ترجمان نے جواب دیا تھا کہ تجویز تو بڑی بروقت اور اہم ہے لیکن غالباً

محترم بشپ صاحب نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اگر یہ قانون پاس کر دیا جائے تو اس ہاؤس کے کتنے ممبر جیل سے بچ سکیں گے۔

ہمارے مولوی لاکھ بے عمل اور کافر گر سہی لیکن اخلاقاً نہ وہ خود اتنے گرے ہیں نہ انھوں نے اپنی قوم کو اس حد تک پست ہونے دیا ہے اس گری ہوئی حالت میں بھی مسلمانوں کے تقوے کا پاسنگ بھی عیسائیت اپنے اندر نہیں رکھتی مبلغین عیسائیت کے اجلے اجلے لباس باطن کی سیاہی پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔

آپ عیسائیت کی مادی کامیابی پر خوش نہ ہوں۔ ہر ڈوبنے والی قوم کو ڈوبنے سے پہلے عظیم مادی ترقی ضرور نصیب ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ رب العالمین قوموں کے عروج وزوال کا عام قانون اس طرح بیان فرماتا ہے۔

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا	پھر جب انھوں نے اسے چھوڑ دیا جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی
عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى	تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ
إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ	جب ان چیزوں سے جو انکو دی گئی تھیں خوب خوش ہو گئے
بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ	تو ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا اور وہ مایوس ہو کر رہ گئے
دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ	یوں اس قوم کی جڑ کاٹ دی گئی جنھوں نے ظلم کیا اور
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (پ ۷ الانعام ۴۴-۴۵)	سب تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

خود رومن گورنمنٹ جس نے عیسیٰؑ پر انتہائی مظالم ڈھائے۔ اس وقت ترقی کے بام عروج پر تھی لیکن یہی ترقی اسکا آخری سنبھالا تھا۔ آپ کی موجودہ ترقی حسب ایمائے قرآن اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا ایفا ہے جو عیسیٰؑ سے کیا گیا تھا:۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ	عیسیٰؑ نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم
رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً	پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لئے اور
مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا	ہمارے اگلے پچھلوں کیلئے عید قرار پائے اور وہ
لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ	تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے
وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ	"تو بہترین رزق دینے والا ہے" اللہ تعالیٰ نے
قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ	جواب دیا میں اسکو ضرور تم پر نازل فرماؤں گا"

(۵ مائدہ / ۱۱۴ - ۱۱۵)

چنانچہ اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں کھانے کے معاملے میں عیسائیوں کے یہاں عید ہی عید ہے۔ لیکن ان مادی ترقیوں کے حصول کے بعد عیسائی قوم نے اس نعمت کی جو ناشکری کی ہے اب اسے حسب فرمان خداوندکا اس کی دردناک سزا بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے جیسا کہ وعدۂ سابق کے بعد ہی تنبیہہ کی گئی تھی کہ:۔

فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي	لیکن اس کے بعد جو تم میں سے ناشکری

أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهُ۬ۤ کریگا اسے ایسا عذاب دونگا کہ اہل عالم میں کسی
أَحَدًا مِّنَ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝ (المائدہ: ۱۱۵) کو ایسا عذاب نہ دوں گا۔"

پادری صاحب لاجواب ہو کر بے بسی کے عالم میں ٹکٹکی باندھکر دیکھنے لگے۔

ہم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "پادری صاحب! اگر آپ واقعی متلاشی حق ہیں اور آپ کے دل میں خدمتِ دین کی حقیقی تڑپ ہے تو آئیے اللہ کے دین "اسلام" کو قبول کر کے اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ اس عظیم آسمانی صحیفہ قرآن حکیم کو سینہ سے لگائیے، جس کا آج تک ایک حرف تو کیا نقطہ تک نہ بدلا جا سکا جسے کاغذ اور قلم نے ہی نہیں بلکہ ہر دور میں لاکھوں حافظوں نے اپنے سینوں میں محفوظ رکھا، جو تمام انبیاء کا مصدق اور ان کی لائی ہوئی کتب کا جامع ہے (فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ) جس نے تمام انبیاء کو معصوم عن الخطا قرار دیکر انھیں انسانیت کے لئے پاکیزہ نمونہ قرار دیا۔ جس نے تمام ادیان اقوام کی تعلیمات کو اپنے اندر ایسے جذب کر لیا جیسے سورج کے اجالے میں چاند تاروں کی روشنی ضم ہو جاتی ہے۔ آئیے اس سرچشمۂ ہدایت، منبعِ انوار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر دین و دنیا کی سرخروی حاصل کیجئے جو آسمانِ نبوت کا سراجاً منیرا ہے۔ جس نے آدمؑ سے لیکر عیسیٰؑ تک ہر نبی کی تصدیق

کی جس کا دین "دین اللہ" جس کی کتاب ..... "کتاب اللہ" جس کا قبلہ "بیت اللہ" جس کا مطبع "مطبع اللہ" جس کا قرآن زندہ، جس کے قرآن کی "عربی زبان" زندہ۔ جس کی شان خاتم النبیین، جس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ جس کا وجود شجر ہدایت کا ثمر ہے۔

لیجئے اس منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو قبول کرکے دین و دنیا کی بھلائی حاصل کیجئے۔ اس دین کو اختیار کرکے آپ حقیقی معنی میں انسانی اخوت اور مساوات سے ہم آغوش ہوں گے۔ یہاں عیسائیوں کی طرح امیروں کا گرجا الگ اور غریبوں کا گرجا الگ نہیں ہوگا یہاں گوروں کا قبرستان علیحدہ اور کالوں کا قبرستان علیحدہ نہیں ہوگا بلکہ ــــــ

تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے

کا روح پرور نظارہ آپ عملاً مشاہدہ کریں گے

اس دعوت پر کچھ دیر تو پادری صاحب کو سکتہ ہو گیا۔ لیکن نصیب میں ہدایت نہ ہو تو دل پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر میں سنبھالا لے کر بولے " میں آپ کی باتوں کا جواب نہیں دے سکا آپ کراچی میں ہمارے بڑے پادری صاحب سے ملیے"۔

ہم نے کہا "آپ انکے نام ایک خط دیدیجئے"
گھبرا کر بولے "ایسی غلطی تو میں کبھی نہیں کرسکتا"

ہم نے کہا "خیر ہم خود ان سے مل لیں گے مگر آپ اپنی عاقبت تو نہ بگڑنے دیجئے اور یسوع نے حضرت باپؑ کے آنے کی بشارت دی ہے اس ابوالانبیاء سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قبول کرکے سچے عیسائی ہونے کا ثبوت دیجئے"

اس مکرر دعوت پر پادری صاحب بے بسی کے عالم میں ہمیں تکنے لگے اور ہم الوداع کہہ کر ان سے رخصت ہوئے۔

کراچی پہنچکر یہاں کے بڑے پادری صاحبان سے ملنے کی کوشش کیگئی مگر وہ ٹال مٹول کرتے ہیں اور ملاقات کا موقع نہیں دیتے اس لئے اس کتاب کے ذریعہ ہم عیسائی مشنریز کو کھلی دعوت دیتے ہیں کہ اگر انکے پاس واقعی حق ہے تو وہ ہم سے مل کر اپنا حق ثابت کردیں ورنہ ہمارے دین حق کی دعوت قبول کرلیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

اگر موجودہ عیسائیت میں کوئی روح باقی ہوتی تو اشتراکی روس کے کروڑوں عیسائی خدا کے منکر ہوکر دھریہ نہ بن جاتے۔ فی زمانہ مسلمانانِ عالم معاشی معاملات میں ۱۹۱۷ء کے عیسائی روس سے جبکہ وہ اشتراکیت کا شکار ہوا تھا کہیں زیادہ پست و پریشان کن حالات سے گزر رہے

ہیں لیکن اس معاشی بحران اور ابتری کے ردِعمل میں وہ اپنے دین اور خالق سے باغی ہونے کی بجائے اور زیادہ مسلمان بنتے جا رہے ہیں اور باوجود ترغیب وتحریص کے کسی مسلمان ملک پر آج تک نہ اشتراکی پروپیگنڈے کا وار چل سکا نہ عیسائی مشنوں کا۔ زر۔ زن۔ زمین کے سہارے چند مجبوروں یا ہوس پرستوں کو ورغلا لینا اور بات ہے اور کسی متلاشی حق پر حق ثابت کر کے اسے اپنے دین میں لانا اور بات ہے سیاسی ہتھکنڈوں سے جو مذہب پھیلایا جائے گا اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو سیاسی اقتدار کا ہوتا ہے پس ہم اپنی دعوت ان قرآنی الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا ٱللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُولُوا۟ ٱشْهَدُوا۟ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ٥ (ع ۳/۴۳ آل عمران)

کہو اے اہل کتاب اس بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اسکے ساتھ کسی کو شریک بنائیں اور نہ ہم میں کوئی کسی کو اللہ کے سوائے رب بنائے اور اگر وہ پھر جائیں تو تم کہو گواہ رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

فقراء

مبلغین اسلام۔ دیندار انجمن

این۔ ۱۱۵۔ کورنگی ٹاؤن کراچی ۳۱ (مغربی پاکستان)

ہز ایکسیلنسی

ڈوائٹ ڈی۔ آئزن ہاور بالقابہ، صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے دورۂ پاکستان کے موقع پر

(ہم فقرائے مبلغینِ اسلام دیندار انجمن نے اپنی دینی ذمہ داری کے پیشِ نظر مرصرف کو حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ دعوتِ اسلام دی تھی اور اس دعوت نامہ کی نقول جملہ سربراہانِ ممالکِ اسلامیہ کو ارسال کر دی تھیں اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے، تاکہ متلاشیانِ حق کے لیے رہنمائی اور تقویتِ ایمانی کا سبب بنے اور وہ مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات سے اندازہ کریں کہ "اللہ کی کتاب" کا ایک ایک حرف کس طرح پورا ہوتا ہے۔)

جناب صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ بالقابہ

سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

امن عالم کے لیے آپ کا اپنے دورہ کا آغاز پاپائے روم کی دعائیں لے کر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اپنی تمام سیاسی کوششوں کے باوجود یقین رکھتے ہیں کہ بغیر روحانی مدد کے یہ گتھی نہیں سلجھ سکتی۔ کیونکہ جہاں عقل کی پرواز ختم ہوتی ہے وہاں روح کی سرحد شروع ہوتی ہے۔

یہ اظہر من الشمس ہے کہ موجودہ عالمی انتشار محض اشتراکیت کی وجہ سے ہے اور اس کا واسطہ صرف عیسائی دنیا ہی ہے۔ لیکن آخر یہ کیا راز ہے کہ کسی آزاد مسلم ملک پر اس کا وار کارگر نہ

ہو سکا اور مفکرین عالم اس اعتراف پر مجبور ہوئے کہ کمیونزم کا مقابلہ اسلام اور صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اللہ عزیز حکیم نے آپ کے موجودہ دورہ کے پروگرام میں پانچ عظیم اسلامی سلطنتوں کی شمولیت کر کے آپ سے اس حقیقت کا عملی اعتراف کرا لیا ہے۔

کمیونزم کے مقابلے میں اسلامی دنیا اور عیسائی دنیا کا اتحاد لازم وملزوم ہے۔ خوش قسمتی سے از روئے قرآن حکیم نصاریٰ اور مسلمان بمقابلہ دہریوں، مشرکین اور یہود کے باہمی محبت ومودت میں ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں (المائدہ $\frac{5}{82}$) مسلمانوں اور نصاریٰ کا موجودہ سیاسی اتحاد قرآن حکیم کی صداقت کا بین ثبوت ہے **لیکن معزز مسیحی مہمان!** کمیونزم کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا سدباب محض سیاسی اتحاد سے ناممکن ہے اس کے لئے اقوام عالم کا روحانی اتحاد از بس ضروری ہے اور یہ صرف اسلام کر سکتا ہے جو عالمگیر امن کا ضامن ہے تمام مذاہب عالم کی کل صداقتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور سب کی تصدیق کرتا ہے تمام انبیائے ماسبق نے اس کی بشارت دی ہے اور اسکے ظہور پر اسے قبول کرنے کی تاکید کی ہے چنانچہ حضرت عیسےٰ فرماتے ہیں۔

(ا) میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بھیجے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵۔۔۔۱۶)

(ب) مجھے تم سے اور بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا .... وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ تا ۱۴)

(بپتسمہ دینے والے) یوحنا کی پیشگوئی :-

(ج) میں تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق بھی نہیں وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔

(متی باب ۳ آیت ۱۱)

ساتھ ہی حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو سختی سے متنبہ کیا تھا کہ "غیر قوموں کی طرف نہ جانا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا"۔

(متی باب ۱۰ آیت ۶)

کیونکہ :- میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا ..... لڑکوں کی روٹی کتوں کے آگے ڈال دینا اچھی بات نہیں۔

(متی باب ۱۵ آیت ۲۴-۲۶)

عیسائیوں نے اپنے نبی کے ان واضح احکامات اور سنت کے خلاف قدم اٹھا کر دنیا میں تبلیغی شور مچایا اور عالمگیر دین اسلام کا انکار کر دیا جس کے ردِ عمل میں روس عیسائیت سے دہریہ ہو گیا۔ اب بھی وقت ہے کہ عیسائی دنیا اس عظیم غلطی کا ازالہ کرے اور باپ فارقلیط۔ مددگار۔ روح القدس رب الافواج سچائی کا روح آگ اور روح القدس سے بپتسمہ دینے والے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر لے جس کی شان میں یوحنا نے فرمایا ہے " وہ مجھ سے زور آور ہے میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق بھی نہیں"۔

اس بشارت پر کلیسا کی یہ تاویل کہ یہ بشارت پنتی کُست کے دن پوری ہوئی۔ قطعاً غلط ہے کیونکہ پطرس نے اعمال باب ۲ آیت ۴ تا ۱۶ میں خود کہا ہے کہ پنتی کُست کے دن جو ہوا " یہ وہ بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی ہے" اس دن یوحنا اور متی کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوئی کیونکہ۔

(۱) نہ روح القدس نے وہ باتیں بتائیں جو مسیحؑ نہ بتا سکے۔

(۲) نہ روح حق نے آئندہ کی خبریں دیں۔

(۳) نہ مسیحؑ کی بزرگی کی بلکہ اس دن ایک لفظ بھی مسیحؑ کے بارے میں نہیں کہا۔

جناب صدر!

فرمودہ قرآن وتلک الایام نداولہا بین الناس کے تحت تاریخ پھر اپنے آپ کو دہرا رہی ہے تیرا سو اسی ۱۳ برس بعد کی دنیا کا نقشہ پھر وہی ہو گیا ہے جو تیرہ ۱۳ صدی پیشتر تھا اس وقت مشرق و مغرب کی دنیا قیصر و کسریٰ کے زیر اثر دو بلاکوں میں بٹ گئی تھی۔ آج بھی دنیا اسی طرح دو بلاکوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ مغرب کی قیصریت کی جگہ امریکن گروپ نے سنبھال لی ہے اور کسرائیت نے کیمونزم کا چولا بدلا ہے جس عالمگیر دین نے اس بدامنی کے دور کو سلامتی بخشی تھی وہی اسلام آج بھی صنعت و سائنس کے برپا کردہ انتشار کو دور کر کے اقوام عالم کو بالعموم اور اقوام مغرب کو بالخصوص تباہی سے بچا سکتا ہے۔

ہم نفرا مبلغین اسلام۔ اپنے آقا و مولیٰ ابو الانبیاء حضور منبع انوار خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آج پھر آپ کو بعینہ دہی دعوت دیتے

ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کی عظیم عیسائی مملکت کے سربراہ قیصر روم ہرقل اعظم کو کسریٰ ایران کی مُردکیت سے چھڑانے اور ابدی نجات حاصل کرنے کے لیے دی تھی وہ نامہ مبارک یہ ہے۔

ترجمہ	متن
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
محمدؐ کی طرف سے جو خدا کا بندہ اور رسول	من محمد عبد اللہ ورسولہ
ہے۔ یہ خط ہرقل کے نام ہے جو روم کا	الیٰ ھرقل عظیم الروم سلامٌ
رئیس اعظم ہے۔ اس کو سلامتی ہو جو ہدایت	علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد
کا پیرو ہے۔ اس کے بعد میں تجھکو اسلام	فانی ادعوک بدعایۃ الاسلامُ
کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لا تو	اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین
سلامت رہیگا۔ خدا تجھکو دگنا اجر دے گا	فان تولیت فعلیک اثم الاریسین
اگر تو نے نہ مانا تو اہل ملک کا گناہ تیرے اوپر ہوگا	ویا اھل الکتب تعالوا الیٰ کلمۃ
اور اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم	سواءٍ بیننا وبینکم ان لا نعبد الا
میں اور تم میں یکساں ہے وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کو	اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا یتخذ
نہ پوجیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا نہ بنائے اور تم	بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ
نہیں مانتے تو گواہ رہو کہ ہم مانتے ہیں۔	فان تولوا فاشھدوا بانا مسلمون ۰

اس پیام رحمت کو سننے اور تحقیق و تفتیش کر لینے کے بعد ہرقل اعظم کے الفاظ یہ تھے یہ میرا یقین تھا کہ پیغمبر آئے گا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ عرب میں پیدا ہوگا میں اگر وہاں جا سکتا تو خود اسکے پیر دھوتا، اگرچہ کہ درباری برہمی کے سبب اسلام کی شمع اس کے قلب میں نہ جل سکی لیکن اس کی عقیدت کی برکت تھی کہ نصرانیت آج تک باقی ہے اسکے برعکس نامہ مبارک چاک کر دینے کی

پاداش میں کسریٰ عظیم کی حکومت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بے نام و نشان ہو گئی۔

جناب صدر!

قبولِ اسلام کی برکت سے آپ کو بھی دوہرا اجر ملے گا ایک طرف عاقبت سدھر جائیگی دوسری طرف ۵۶ کروڑ مسلمانانِ عالم آپ کے بے تنخواہ کے سپاہی بن کر خدا کے دشمنوں کا قلع قمع کر دیں گے۔

بصورتِ دیگر

گاگ (جوج۔ روسی بلاک) میگاگ (ماجوج۔ مغربی بلاک) کے متعلق حزقی ایل نبی کی درج ذیل پیشگوئی جسم اختیار کرے گی۔

"اور کہہ کہ خداوند یہوواہ یوں کہتاہے کہ دیکھ اے جوج۔ روش (روس) اور مسک (ماسکو) اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا اور میں تیرے جبڑے میں بنسیاں ڈالوں گا........ اور میں ماجوج پر اور ان پر جو بحری ممالک میں امن سے سکونت کرتے ہیں آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں وغیرہ وغیرہ۔ (حزقی ایل باب ۳۸۔ ۳۹)

قرآن حکیم نے ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض (۹۴/۱۸) فرما کر ان کا شرو ترکتا دکھا دیا۔ وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعض (۹۹/۱۸) یعنی ان کو ایک دوسرے پر موجیں مارتا ہوا چھوڑ دیا جائیگا بتاتا ہے مآل کار فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیٰمۃ وزنا (۱۰۵/۱۸) کہہ کر ان مفسدین کے عبرتناک انجام کی خبر دی ہے کہ ان کا سب کیا کرایا اکارت جائیگا اور قیامت میں ان کا کوئی وزن نہ ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

فقراءِ مبلغین اسلام۔ دیندار انجمن
جمعہ ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۹ھ
مطابق ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۵۹ء

اہم گزارش

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہا اور اہلِ خیر نے تعاون کیا تو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہماری دوسری تصنیف "نصاریٰ" منظرِ عام پر آجائیگی جس میں ہندوستان پر حکمرانی کے زمانہ میں عیسائی مشن کی کارگزاریاں ان کے موجودہ اور مستقبل پروگرام اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں اس صورتِ حال سے نمٹنے کی ہدایات مفصل درج ہیں۔

ہم یہ کتابیں مختلف زبانوں میں ہزارہا کی تعداد میں شائع کرا کے نوجوانوں اور خصوصاً اسکول اور کالج کے طلباء میں مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اُبھرتی ہوئی نسلوں کی بروقت رہبری ہو سکے اور وہ اپنے سینوں میں اشاعتِ اسلام کی تڑپ لے کر اٹھ کھڑے ہوں۔

جو اللہ کے بندے اس عظیم تبلیغی جدوجہد میں دامے، درمے، قدمے، سخنے ہمارا ہاتھ بٹانا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر مراسلت کریں۔

سعید بن وحید مبلغِ اسلام۔ دستیدار انجمن

این - ۱۱۵ - کورنگی کالونی کراچی ۳۱ (مغربی پاکستان)

(مطبوعہ مشہور پریس کراچی)